Regd. No. P/GDP-3
Phone No. 35

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان

خصوصی اشاعت

خدا تعالیٰ چاہتا ہے

کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔"

(الوصیت صفحہ ۱۱)

تصنیف لطیف

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور

نائب:۔ قریشی محمد فضل اللہ

ہفت روزہ بـدر قادیان

مسیح موعود نمبر
بابت

۲۸ ررجب ۱۴۰۸ ہجری
مطابق
۱۷ رامان ۱۳۶۷ ہش
۱۷ رمارچ ۱۹۸۸ عیسوی

جلد: ۳۷ شمارہ:

شرحِ چندہ

سالانہ ــــــ ۴۵ روپے
ششماہی ــــــ ۲۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ــــ ۱۶۰ روپے
فی پرچہ ــــــ ایک روپیہ
خاص نمبر ــــــ دو روپے

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اداریہ

ہم اور ہمارا مقدس عہدِ بیعت

مخالفین احمدیت کی طرف سے اکثر مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منجملہ دیگر اعتراضات کے ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ (نعوذ باللہ من ذٰلک) آپ نے اسلام سے ہٹ کر ایک نئے مذہب اور نئے عقیدہ کی بنیاد رکھی ہے جس کا مختصر جواب ہماری طرف سے ہمیشہ یہ دیا جاتا ہے کہ دوسرے تمام اعتراضات کی طرح یہ اعتراض بھی جماعت احمدیہ کی تاریخ و روایات اور عقائد و نظریات سے کلیتاً عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جماعت احمدیہ دنیا کے سامنے اسلام کی وہی حسین و دلکش اور جاذبِ نظر حقیقی تصویر پیش کرتی ہے جو خود سرورِ کائنات و فخرِ موجودات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل پیش فرمائی تھی اور جسے مرورِ زمانہ کے باعث مسلمان رفتہ رفتہ فراموش کرتے چلے گئے تا آنکہ آج وہی تصویر انہیں اپنے بگڑے ہوئے عقائد و نظریات کے آئینے میں بالکل متضاد اور اجنبی دکھائی دینے لگی ہے۔

مخالفین احمدیت کے اس سر تا سر غلط اور بے بنیاد اعتراض کا ایک مدلل اور مؤثر جواب سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی طرف سے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو شائع کیا جانے والا وہ اشتہار بھی ہے جس میں حضور نے احباب کی دلی خواہش اور اصرار کے باوجود اپنی طرف سے سلسلہ بیعت کے آغاز میں تاخیر کی وجہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:۔

"واضح رہے کہ اس دعوتِ بیعت کا حکم تخمیناً دس ماہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکا ہے لیکن اس کی تاخیرِ اشاعت کی یہ وجہ ہوئی ہے کہ اس عاجز کی طبیعت اس سے کراہت کرتی رہی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں اور دل یہ چاہتا رہا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور جو کچے اور سریع التغیّر اور مغلوب الشک نہیں ہیں۔"

اس وضاحت کے بعد حضور علیہ السلام نے اسی اشتہار میں احباب کو بغرضِ بیعت لدھیانہ پہنچنے کی تاکید کرتے ہوئے مندرجہ ذیل دس شرائط بیعت بھی رقم فرمائیں جن پر کاربند ہونا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

اوّل: بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوئم: یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا۔

سوئم: یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی مُعافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ وِرد بنائے گا۔

چہارم: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے، نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم: یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عُسر اور یُسر اور نعمت اور بلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر یک ذلّت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیرے گا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم: یہ کہ اتباعِ رسم اور متابعتِ ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت بکلی اپنے سر پر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل بنائے گا۔

ہفتم: یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔

ہشتم: یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر یک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

دہم: یہ کہ اس عاجز سے عقدِ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

چنانچہ حسب ارشاد حضور علیہ السلام تمام ارادتمند وقت مقررہ پر لدھیانہ پہنچے جہاں حضور نے ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو چالیس مریدان باصفا کی فرداً فرداً بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اس موقعہ پر بیعت کی سعادت حاصل کرنے والوں نے مامور زمانہ کے دست مبارک میں ہاتھ دے کر جو مقدس عہد کیا اس کے الفاظ بھی قابل غور ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام ان گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا اور ۱۲ر جنوری کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند ہوں گا اور اب بھی اپنے گزشتہ گناہوں کی معافی چاہتا ہوں ....." (حیاتِ طیبہ)

ہم نہیں سمجھتے کہ مندرجہ بالا عہدِ بیعت کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد بھی کوئی عقلمند اور خدا ترس یہ اعتراض کرنے کی جرأت کر سکے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ اسلام سے ہٹ کر ایک جداگانہ مذہب اور عقیدہ کی علمبردار ہے۔ مامور زمانہ کے یہ بصیرت افروز اور پُر اثر الفاظ ہی ہر سعید الفطرت اور نیک طبع کی تمام تر غلط فہمیوں کا ازالہ نہیں بلکہ دلوں کی کدورتیں دور کر کے نیک اور پاکیزہ خیالات کی تخم ریزی بھی کرتا ہے اور یہ خوش کن تبدیلی تبھی ممکن ہو سکتی ہے جب ہر احمدی اپنے آپ کو ان شرائط و عہدِ بیعت کا جیتا جاگتا اور چلتا پھرتا عملی نمونہ بنائے اور اپنے وجود میں ایسی نمایاں تبدیلی پیدا کرے جو دیکھنے والوں کے لئے جاذب و کشش رکھتی ہو۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ کا قیام ہمارے لئے یقیناً ایک ایسا گراں بہا آسمانی انعام ہے جس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی سچی معرفت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عشق، خدمت و اشاعت اسلام کی دلی تڑپ اور نظام خلافت کی قدر و منزلت کا صحیح احساس ودیعت فرمایا ہے اور ۲۳ر مارچ کا مقدس تاریخی دن ہر سال ہمیں اس جہت سے اپنا محاسبہ کرنے کا موقعہ فراہم کرتا ہے کہ ہم نے اس متاعِ آسمانی سے کس رنگ میں فائدہ اٹھایا؟ کیا ہمارے دل و دماغ کے گوشے اس آسمانی نور سے منور ہوئے؟ اور کیا ہم نے اس کی دائمی حفاظت کے لئے اسے اپنی اولاد کے سینوں میں بھی منتقل کرنے کی فکر کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تینوں اہم اور بنیادی نوعیت کے سوالات کے تقاضوں کو مثبت رنگ میں پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(خورشید احمد انور)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۳ر امان (مارچ) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور تا حال مغربی افریقہ کے دورہ پر ہیں اور خدا تعالیٰ کے خاص افضال حضور پر نور کے شامل حال ہو رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب کرام بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ ہر گام پر ہمارے دل و جان سے پیارے آقا کا حامی و ناصر ہو حضور کو اپنی خصوصی تائیدات سے نوازے اور ہر لحاظ سے اس سفر کو مبارک کرے آمین۔

- محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ بھی ہنوز صوبہ کیرالہ کے جماعتی دورہ پر ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورے کو ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب کرے اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔
- مقامی طور پر جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

کلماتِ طیبات

مقدس بانیٔ سلسلۂ عالیۂ احمدیہ

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی سچی معرفت

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے نجات کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اُس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرے گا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے یہ ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے۔ کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۶)

"وہ خُدا جو نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے۔ میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔" (ضمیمہ رسالہ جہاد صفحہ ۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

"عقیدہ کی رو سے جو خُدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے۔ اور خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر اپنے مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینے میں اپنی شکل دیکھو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

مقصد بعثت

"خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے۔ اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں دیکھو میں زمین اور آسمان کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آرہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔" (الحکم ۱۰ رمئی ۱۹۰۰ء)

دعوئے نبوت کی وضاحت

"میرا دعویٰ صرف یہ ہے کہ موجودہ مفاسد کے باعث خدا نے مجھے بھیجا ہے اور میں اس امر کا اخفاء نہیں کر سکتا کہ مجھے مکالمہ مخاطبہ کا شرف عطا کیا گیا ہے اور خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور کثرت سے ہوتا ہے اسی کا نام نبوت ہے مگر حقیقی نبوت نہیں ...... یہ تو نزاع لفظی ہے کثرت مکالمہ مخاطبہ کو دوسرے الفاظ میں نبوت کہا جاتا ہے۔ دیکھو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول کہ قولوا انہ خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ اس امر کی صراحت کرتا ہے نبوت اگر اسلام میں موقوف ہو چکی ہے تو یقین مانو کہ اسلام بھی مر گیا۔ اور پھر کوئی امتیازی نشان بھی نہیں ہے۔"

(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء نمبر ۸ کالم ۳)

جماعت احمدیہ کی وجہ تسمیہ

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسم محمد جلالی نام تھا اور اس میں یہ پیشگوئی مخفی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح سے صبر اور شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے تا اس نام کو سنتے ہی ہر ایک شخص سمجھ لے کہ یہ فرقہ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ کو کچھ سروکار نہیں۔"

(تبلیغِ رسالت جلد نہم صفحہ ۹۱)

پاکیزہ تعلیم

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

سب سے بڑا احسان جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر فرماتا ہے وہ قربانی کی توفیق ہے

آغاز احمدیت سے لیکر آج تک کی قربانیوں کے چاند ستارے ایک نئے آسمان کو جنم دے رہے ہیں

دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں پہلی قربانیوں پر احسان کے ذکر اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ صلح (جنوری) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ جنوری ۱۹۸۸ء بمقام لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گذشتہ جمعہ میں یہ ذکر کیا تھا کہ صد سالہ جوبلی کے اظہار تشکر کا سال بہت قریب آ رہا ہے اور ہمیں ہر رنگ میں تیاری کرنی چاہیئے۔ فرمایا سب سے بڑا احسان جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر فرماتا ہے وہ قربانی کی توفیق ہے۔ کیونکہ قربانی کی توفیق انسان کی روح کو دائمی عظمت عطا کرتی ہے۔ اس سے بڑا اجر اور کوئی نہیں۔ ہر اجر کے حصول کا ذریعہ قربانی بن جاتی ہے۔ لیکن اجر سے بے نیاز خود قربانی اپنی ذات میں عظیم عطا ہے کہ اُسے نظر انداز کر کے صرف اجر پر نظر رکھتے ہوئے اظہار تشکر کرنا، اظہار تشکر کو خام اور نامکمل بنا دے گا۔

بعد ازاں حضور نے فرمایا، جماعت احمدیہ کے آغاز قیام سے لے کر اب تک قربانی سے مذہب کا آسمان نئے رنگ میں سنوارا اور سجایا جا رہا ہے۔ اور احمدیت کی قربانیوں کے چاند ستارے ایک نئے آسمان کو جنم دے رہے ہیں اس لیے سب سے زیادہ احبابات کی دعا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ خدا ہمیں قربانیوں پر احسان کے ذکر اور مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

گذشتہ پانچ چھ سالوں میں حضور کے عہد خلافت میں جو تحریکات ہوئیں ہیں ان کا ذکر کیا جن میں بیوت الحمد کی تحریک، تحریک جدید کے دفتر اول اور دفتر دوم کے کھاتوں کو زندہ کرنے کی تحریک، جلسہ سالانہ جوبلی کے لئے متوقع مہمانوں کی آمد کے پیش نظر دیگیں پیش کرنے کی تحریک، دو نئے یوروپین مراکز کی تحریک، افریقہ ریلیف فنڈ کی تحریک، امریکہ میں پانچ مراکز کے قیام کی تحریک جو بعد میں دس مراکز پر منتج ہوئی۔ اور اب مزید آگے بڑھ چکی ہے، ویڈیو پریس کے قیام کی تحریک، وقف جدید کو عالمی تحریک میں تبدیل کرنا، تحریک جدید کے دفتر چہارم کا آغاز، توسیع مکان بھارت کی تحریک، توسیع و بحالی بیوت السجود کی تحریک، سیدنا بلال فنڈ کی تحریک، دفاع دین حق بمقابلہ تحریک شدھی کا دوبارہ آغاز، دار الیتامیٰ کے قیام کی تحریک، ایسے بچوں کو اپنانے کی تحریک جو یتیم رہ گئے ہوں، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کی تحریک۔

ان تحریکات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سب تحریکات میں خدا تعالیٰ نے جماعت کو توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس نے تحریک سے زیادہ پیش کیا ہے۔ اور بعض تحریکات میں ابھی بھی نئے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ اور قربانیاں ایک سلسبیل رو کی طرح چل رہی ہیں جب کہ وہ تحریک اپنی ضرورت پوری کر چکی ہے۔

فرمایا: خدا کا سب سے بڑا احسان جو خدا کا شکر یہ واجب کرتا ہے جماعت کی قربانی کا جذبہ ہے جو خدا نے عطا فرمایا ہے۔ اس سے اعلیٰ اخلاق پیدا ہوتے ہیں اور آئندہ عظیم نسلوں کی بنیاد ڈالی جاتی ہے۔ قربانی روحانی انقلاب برپا کرتی ہے۔ اور نیکیوں کی توفیق اس سے ملتی ہے اور غیر معمولی برکات ہیں جو ہر سمت جاری ہیں اور ہر قربانی کرنے والا احباب کا گواہ ہے کہ قربانی کے بعد خدا نے اُسے کیسی لذت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا اس کا اندازہ احباب کے خطوط سے ہوتا رہتا ہے۔

حضور نے تحریک جدید دفتر اول اور دفتر دوم کے کھاتوں کو زندہ رکھنے کے لئے سب افراد پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے کھاتوں کو خود تلاش کریں۔ وقف جدید، تحریک جدید کے دفتر چہارم، سیدنا بلال فنڈ میں جو مالی قربانیاں ابھی بھی ہو رہی ہیں ان کا ذکر تفصیلاً فرمایا ہے۔ اور آخر پر بتایا کہ یہ اظہار تشکر ہے جو ہم نے منانا ہے۔ سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کے احسانات میں قربانی پیش کرنے کی توفیق دینے کا احسان ہے جو اپنی ذات میں جزاء ہے اور ایسی جزاء ہے جس کی کوئی اور جزاء بدل نہیں بن سکتی۔

(بشکریہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ فروری ۱۹۸۸ء)

جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ برطانیہ سنہ ۱۹۸۸ء

لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کے انعقاد کے لئے ۲۲ تا ۲۴ جولائی کی تاریخیں مقرر فرمائی ہیں ممکن ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ہی عید الاضحیہ بھی ہو۔ نظارت ہذا کی طرف سے عنقریب جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کیلئے حصول ویزا کے بارہ میں معلومات پر مشتمل سرکلر امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کو بھجوا دیا جائے گا۔ تا اس کے مطابق جلسہ سالانہ میں شمولیت کے خواہشمند احباب SPONSOR SHIP LETTER حاصل کر سکیں۔

(ناظر امور عامہ)

بے صبری اور بے قراری سے اپنے اللہ پر بدظن نہیں ہونا چاہیئے

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۳۴)

پیشکش:- گلوب رہبر مینوفیکچررس ۲ راجندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۷

فون: 27-0441

گرام: "GLOBEXPORT"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خُلقِ عظیم کے تین درخشاں پہلو

ماخوذ از تقریر حضرت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ برموقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۵۹ء

... تھا اس وقت قریباً پندرہ سال کا تھا اور یہ وقت پورے شعور کا زمانہ نہیں ہوتا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ کے تین خاص پہلو اس قدر نمایاں ہو کر میری آنکھوں کے سامنے پھر رہے ہیں کہ گویا میں اب بھی ظاہری آنکھوں اور اپنے مادی کانوں سے اُن کے بلند و بالا نقوش کو دیکھ رہا ہوں اور اُن کی دلکش و دلآویز گونج کو سن رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خُلقِ عظیم کے یہ تین پہلو (اوّل) محبتِ الٰہی (دوم) عشقِ رسولؐ اور (سوم) شفقت علیٰ خلق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

محبتِ الٰہی

سب سے پہلے اور سب سے مقدّم محبتِ الٰہی کا نمبر آتا ہے کیونکہ یہ وہ چیز ہے جو خالق و مخلوق کے باہمی رشتہ کا مقدس ترین پیوند اور فطرتِ انسانی کا جزوِ اعظم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس روحانی پیوند کا جس عجیب و غریب رنگ میں اظہار ہوا اس کا تصوّر ایک صاحبِ دل انسان میں وجد کی سی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جوانی کا عالم تھا جبکہ انسان کے دل میں دنیوی ترقی اور مادی آرام و آسائش کی خواہش اپنے پورے کمال پر ہوتی ہے اور حضورؑ کے بڑے بھائی صاحب ایک معزز عہدہ پر فائز ہو چکے تھے اور یہ بات بھی طبعی ہے کہ جوانی کے عالم میں ایک گونہ رشک یا کم از کم ترقی کا جذبہ پیدا کر دیتی ہے۔ ایسے وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کے والد صاحب نے علاقہ کے ایک سکھ زمیندار کے ذریعہ جو ہمارے دادا صاحب سے ملنے آیا تھا حضرت مسیح موعودؑ کو کہلا بھیجا کہ آج کل ایک ایسا افسر برسرِ اقتدار ہے جس کے ساتھ میرے خاص تعلقات ہیں اس لئے اگر تمہیں نوکری کی خواہش ہو تو میں اس افسر کو کہہ کر اچھی ملازمت دلا سکتا ہوں۔ یہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہمارے دادا صاحب کا پیغام پہنچا کر تحریک کی کہ یہ ایک بہت عمدہ موقعہ ہے اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے جواب میں بلاتوقف فرمایا۔ حضرت والد صاحب سے عرض کرو کہ میں اُن کی محبت اور شفقت کا ممنون ہوں مگر

"میری نوکری کا فکر نہ کریں میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔

یہ سکھ زمیندار حضرت دادا صاحب کی خدمت میں حیران و پریشان ہو کر واپس آیا اور عرض کیا کہ آپ کے بچے نے تو یہ جواب دیا ہے کہ "میں نے جہاں نوکر ہونا تھا ہو چکا ہوں"۔ شاید وہ سکھ زمیندار حضرت مسیح موعودؑ کے اس جواب کو اس وقت اچھی طرح سمجھا بھی نہ ہوگا مگر دادا صاحب کی طبیعت بڑی نکتہ شناس تھی کچھ دیر خاموش رہ کر فرمانے لگے کہ "اچھا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ میں نوکر ہو چکا ہوں؟ تو پھر خیر ہے اللہ اسے ضائع نہیں کرے گا"۔ اور اس کے بعد کبھی کبھی حسرت کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ "سچا رستہ تو یہی ہے جو غلام احمد نے اختیار کیا ہے ہم تو دنیا داری میں اُلجھ کر اپنی عمر ضائع کر رہے ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں خدا کی محبت اتنی رچی ہوئی اور اتنا غلبہ پائے ہوئے تھی کہ اس کے مقابل پر ہر دوسری محبت ہیچ تھی اور آپؑ اس ارشادِ نبوی کا کامل نمونہ تھے کہ

"اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ"

"یعنی سچے مومن کی ہر محبت اور ہر ناراضگی خدا کی محبت اور خدا کی ناراضگی کے تابع اور اسی کے واسطے سے ہوتی ہے"۔

محبتِ الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ ایسے رنگ میں گنگنا کر فرماتے ہیں کہ گویا آپؑ اس محبت کی شرابِ طہور میں مخمور ہو کر اپنے خدا سے ہم کلام ہو رہے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"میں اُن نشانوں کو شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں مگر دنیا انہیں نہیں دیکھتی لیکن اے میرے خدا! میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اور میری روح تیرے نام سے ایسے اُچھلتی ہے جیسے کہ ایک شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے اُچھلتا ہے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا"۔

اور دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کو گواہ رکھ کر فرماتے ہیں:-

"دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ ایک پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہشمند ہوں لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی ذات کے لئے بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں"۔

دوستو! یہ تھی خدا کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی بے نظیر محبت اور یہ تھی حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ خدا کی لازوال محبت کی ایک بہت چھوٹی سی جھلک جو میں آپ کو دکھا رہا ہوں۔ اب اس بیج کو اپنے دلوں میں پیدا کرنا اور پھر اس پودے کو خدائی محبت کے پانی سے پروان چڑھانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ قرآن کریم کے اس زریں ارشاد کو کبھی نہ بھولو کہ

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ

"یعنی مومنوں کے دلوں میں خدا کی محبت سب دوسری محبتوں پر غالب ہونی چاہیئے"۔

عشقِ رسولؐ

محبتِ الٰہی کے بعد دوسرے نمبر پر عشقِ رسولؐ کا سوال آتا ہے۔ سو اس میدان میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام عدیم المثال تھا۔ آپؑ اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ:-

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

"یعنی میں خدا کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر میرا یہ عشق کسی کی نظر میں کفر ہے تو خدا کی قسم میں ایک سخت کافر انسان ہوں"۔

یہ خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکر کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں ...... مگر میں نے ایک دن مر کر خدا کو جان دینی ہے۔ اس آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آگئی ہو۔ آپؑ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رواں رواں اپنے آقا حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے مکان کے ساتھ والی چھوٹی سی مسجد میں جو مسجد مبارک کہلاتی ہے اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگنا رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپؑ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سنا تو آپؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حسانؓ بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسانؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے:-

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

"یعنی اے خدا کے پیارے رسولؐ! تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہو گئی ہے۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہو گئی"۔

راوی کا بیان ہے جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپؑ مسجد میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اس وقت حسانؓ بن ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہو رہی تھی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"۔

دنیا جانتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سخت سے سخت زمانے آئے ہر قسم کی تنگی دیکھی طرح طرح کے مصائب برداشت کئے حوادث کی آندھیاں سر سے گذریں۔ غیروں کی طرف سے انتہائی تلخیوں اور ایذا کا مزہ چکھا۔ حتیٰ کہ قتل کے سازشی مقدمات میں سے بھی گذرنا پڑا۔ بچوں اور عزیزوں اور دوستوں اور اپنے فدائیوں کی موت کے نظارے بھی دیکھے۔ مگر کبھی آپؑ کی آنکھوں نے آپ کے قلبی جذبات کی غمازی نہیں کی۔ لیکن عشق میں اپنے آقا رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق (اور وفات بھی وہ جس پر تیرہ سو سال گذر چکے تھے) یہ محبت کا شعر یاد کرتے ہوئے آپؑ کی آنکھیں سیلاب کی طرح بہہ نکلیں اور آپؑ کی یہ حسرت چھلک کر باہر آگئی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا"!!

اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ حضرت حسانؓ کا یہ شعر محبتِ رسولؐ کے اظہار میں ہر دوسرے کلام پر فائق ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے دل میں عشقِ رسولؐ کے کمال کی وجہ سے ہر غیر معمولی اظہارِ محبت کے موقعہ پر یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ کاش یہ الفاظ میری زبان سے نکلتے۔

...... ایک واقعہ لاہور کے جلسۂ مذاہب والی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے آریہ صاحبان نے لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں شرکت کرنے کے لئے ہر مذہب و ملت کو دعوت دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی باصرار درخواست کی کہ آپ بھی اس بین الاقوامی جلسہ کے لئے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلاف تہذیب اور کسی مذہب کی دل آزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہوگی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک حواری حضرت مولوی نورالدین صاحب کو جو بعد میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ اول ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ روانہ کیا اور اُن کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں اسلام کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے۔ مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اس بندۂ خدا نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اتنا زہر اُگلا اور گند اُچھالا کہ خدا کی پناہ۔ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعودؑ کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپؑ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسول اللہؐ کو بُرا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اُٹھ کر چلے آئے؟ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سنتے رہے؟ اور پھر آپؑ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ آیت قرآنی پڑھی کہ:-

"اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِیْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ۔"

"یعنی اے مومنو! جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزار رنگ میں کفر کیا جاتا ہے اور اُن پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ جایا کرو تاوقتیکہ یہ لوگ کسی مہذبانہ انداز گفتگو کو اختیار کریں۔"

اس مجلس میں حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۂ اول) بھی موجود تھے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر ندامت کے ساتھ سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس غیورانہ کلام سے ساری مجلس ہی شرم و ندامت سے کٹی جا رہی تھی۔

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی عشق کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپکی آل و اولاد اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ بھی بے پناہ محبت تھی چنانچہ ایک دفعہ جب محرم کا مہینہ تھا اور حضرت مسیح موعودؑ اپنے باغ میں ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے آپؑ نے ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم سلمہا اور ہمارے بھائی مبارک احمد مرحوم کو جو سب بہن بھائیوں میں چھوٹے تھے اپنے پاس بُلایا اور فرمایا "آؤ میں تمہیں محرم کی کہانی سناؤں"۔ پھر آپؑ نے بڑے دردناک انداز میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے واقعات سُنائے آپؑ یہ واقعات سُناتے جاتے تھے اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپؑ اپنی اُنگلیوں کے پوروں سے اپنے آنسو پونچھتے جاتے تھے اور اس دردناک کہانی کو ختم کرنے کے بعد آپؑ نے بڑے کرب کے ساتھ فرمایا:-

"یزید پلید نے یہ ظلم ہمارے نبی کریمؐ کے نواسے پر کروایا۔ مگر خدا نے بھی ان ظالموں کو بہت جلد اپنے عذاب میں پکڑ لیا۔"

اُس وقت آپؑ پر عجیب کیفیت طاری تھی اور اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر گوشہ کی المناک شہادت کے تصور سے آپؑ کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا اور یہ سب کچھ رسولِ پاکؐ کے عشق کی وجہ سے تھا۔

شفقت علیٰ خلق اللہ

اس تعلق میں سب سے پہلے میرے سامنے وہ مقدس عہد آتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدائی حکم کے ماتحت ہر بیعت کرنے والے سے لیتے تھے اور اسی پر جماعت احمدیہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ یہ عہد دس شرائط بیعت کی صورت میں شائع ہو چکا ہے اور گویا یہ احمدیت کا بنیادی پتھر ہے اس عہد کی شرط نمبر ۴ اور شرط نمبر ۹ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ ہر بیعت کرنے والا یہ عہد کرے کہ:-

"عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح۔"

اور

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔"

یہ وہ عہد بیعت ہے جو احمدیت میں داخل ہونے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام نے خدائی حکم کے ماتحت مقرر فرمایا اور جس کے بغیر کوئی احمدی سچا احمدی نہیں سمجھا جا سکتا۔ اب مقام غور ہے کہ جو شخص اپنی بیعت اور اپنے روحانی تعلق کی بنیاد ہی اس بات پر رکھتا ہے کہ بیعت کرنے والا تمام مخلوق کے ساتھ دلی ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرے گا اور اُسے ہر جہت سے فائدہ پہنچانے کے لئے کوشاں رہے گا اور اُسے کسی نوع کی تکلیف نہیں دے گا۔ اُس کا اپنا نمونہ اس بارے میں کیسا اعلیٰ اور کیسا شاندار ہونا چاہیئے؟..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے تھے کہ میں کسی شخص کا دشمن نہیں ہوں اور میرا دل ہر انسان اور ہر قوم کی ہمدردی سے معمور ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دُنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے ایک والدۂ مہربان اپنے بچوں سے کرتی ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف اُن باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔"

ایک دفعہ بعض عیسائی مشنریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اقدامِ قتل کا سراسر جھوٹا مقدمہ دائر کیا اور ان مسیحی پادریوں میں ڈاکٹر مارٹن کلارک پیش پیش تھے۔ مگر خدا نے عدالت پر آپؑ کی صداقت کھول دی۔ اور آپؑ اس مقدمہ میں جس میں عیسائیوں کے ساتھ مل کر آریوں اور بعض غیر احمدی مخالفین نے بھی آپؑ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا کہ کسی طرح آپؑ سزا پا جائیں عزت کے ساتھ بری کئے گئے۔ جب عدالت نے اپنا فیصلہ سُنایا تو کیپٹن ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جو بعد میں کرنیل تک پہنچے اور ابھی حال ہی میں فوت ہوئے ہیں۔ آپؑ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا آپ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر کلارک پر (اس جھوٹی کارروائی کی وجہ سے) مقدمہ چلائیں؟ اگر آپ مقدمہ چلانا چاہیں تو آپ کو اس کا قانونی حق ہے۔"

آپؑ نے بلا توقف فرمایا "میں کوئی مقدمہ کرنا نہیں چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر ہے۔"

الغرض حضرت مسیح موعودؑ کا وجود ایک مجسم رحمت تھا اپنے عزیزوں کیلئے وہ رحمت تھا اپنے دوستوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دشمنوں کیلئے اور رحمت تھا اپنے ہمسایوں کیلئے اور رحمت تھا اپنے خادموں کیلئے اور رحمت تھا سائلوں کیلئے اور رحمت تھا عامۃ الناس کیلئے اور دنیا کا کوئی چھوٹا یا بڑا طبقہ ایسا نہیں ہے جس کے لئے اُس نے رحمت اور شفقت کے پھول نہ بکھیرے ہوں۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ وہ رحمت تھا اسلام کیلئے جس کی خدمت اور اشاعت کے لئے اُس نے انتہائی فدائیت کے رنگ میں اپنی زندگی کی ہر گھڑی اور اپنی جان تک قربان کر رکھی تھی۔

محترم حکیم عبدالحمید صاحب صدر غالب اکیڈمی کی خدمت میں

ہندی ترجمہ قرآن مجید کی پیشکش

مورخہ ۲۲ر فروری کو غالب اکیڈمی بستی حضرت نظام الدین نئی دہلی کے ۱۱ ویں یوم تاسیس کے موقعہ پر مرزا غالب کی ۱۱۹ ویں برسی منائی گئی۔ جس میں خاکسار اور مکرم سید مقبل احمد صاحب آف پٹنہ نے بھی شرکت کی۔ یہ تقریب زیر صدارت پروم رکھنیا جسٹس حمیداللہ بیگ۔ چیئرمین انلیتی کمیشن (حکومت ہند) منعقد ہوئی۔ اور اس کا افتتاح عالمی شہرت یافتہ مصور جناب مقبول فدا حسین صاحب نے کیا۔ جناب مالک رام صاحب نے صاد قین اور غالب پر مقالہ پڑھا۔

خاکسار نے اس موقع پر جناب حکیم عبدالحمید صاحب صدر غالب اکیڈمی کی خدمت میں ہندی ترجمۂ قرآن مجید پیش کیا۔ جناب حکیم صاحب نے نہایت ہی عزت کے ساتھ اس تحفہ کو قبول فرمایا۔

واضح رہے کہ ہندی ترجمے کے ساتھ یہ قرآن پاک بہترین کاغذ پر نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے حال ہی میں شائع کیا گیا ہے۔ جس کی زبان نہایت آسان اور سلیس ہے۔ شائقین حضرات خریداری کے لئے نظارت دعوت و تبلیغ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب سے رجوع فرما دیں۔

خاکسار بشیر احمد دہلوی وکیل التبشیر تحریک۔ جدید قادیان

قسط اوّل

صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام

از روئے نشانات سورج گرہن و چاند گرہن

تقریر مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پروفیسر شعبۂ ہیئت۔ عثمانیہ یونیورسٹی۔ حیدرآباد برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی

میری تقریر کا عنوان ہے "صداقت حضرت امام مہدی علیہ السلام از روئے نشانات سورج گرہن چاند گرہن" اور اس تقریر کا مرکزی نقطہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے وقت میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے کی مخصوص تاریخوں میں گرہن لگیں گے۔ جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے لئے بطور نشان ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احدا۔ الا من ارتضیٰ من رسول۔ (سورۃ جن آیت ۲۷،۲۸)

یعنی غیب کا جاننے والا وہی ہے (یعنی اللہ ہے) اور وہ اپنے غیب پر کسی کو غالب نہیں کرتا سوائے ایسے رسول کے جس کو وہ اس کام کے لئے پسند کر لیتا ہے (یعنی وہ اس کو کثرت سے علومِ غیبیہ بخشتا ہے۔"

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ نہایت قریبی تعلق ہوتا ہے۔ وہ اس قدر غیب کا علم اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں کہ اس لحاظ سے وہ دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بڑی کثرت سے علم غیب عطا فرمایا تھا آپؐ نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے گی۔ تو وہ اس کی ہدایت کے لئے ایک مسیح و مہدی کو مبعوث فرمائے گا جس کے ذریعہ ایمان دنیا میں دوبارہ قائم ہوگا۔ اور جس سے اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے موعود کی شناخت کے لئے کئی نشانات بیان فرمائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب دعوۃ الامیر میں مسیح موعود و مہدی موعود کے زمانہ کی کئی علامات کا ذکر فرمایا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں: ان میں سے سورج گرہن چاند گرہن کے نشانات اس وقت میری تقریر کا موضوع ہیں

چوتھی صدی ہجری میں حضرت علی بن عمر البغدادی الدارقطنی (۳۰۶ھ/۹۱۸ء تا ۳۸۵ھ/۹۹۵ء) بلند پایہ محدث گذرے ہیں وہ اپنی سنن دارقطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ (جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے گوشہ جگر تھے) کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے ہیں:۔

"ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ ولم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوٰت والارض۔"

(سنن دارقطنی جلد اوّل صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی)

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اول رات کو گرہن لگے گا۔ اور سورج کو (اس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان میں گرہن لگے گا۔ اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان اور بے نظیر پیشگوئی کو بزرگانِ امت اپنی کتابوں میں پیش کرتے آئے ہیں۔ سنی اور شیعہ دونوں فرقوں کی احادیث کی کتب میں یہ حدیث پائی جاتی ہے۔ چند کتب کے حوالہ جات یہ ہیں۔

(۱)۔ فتاویٰ حدیثیہ حافظ ابن حجر مکی مصنفہ علامہ شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمی مطبوعہ مصر صفحہ ۳۱۔

(۲)۔ احوال الآخرۃ حافظ محمد لکھوکے صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۳۰۵ھ۔

(۳)۔ آخری گت مصنفہ مولوی محمد رمضان حنفی مجتبائی مطبوعہ ۱۲۷۸ھ

(۴)۔ حجج الکرامہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۳۴۴

(۵)۔ عقائد الاسلام مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب محدث دہلوی صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ ۱۲۹۲ھ

(۶)۔ قیامت نامہ فارسی و علامت قیامت اردو مصنفہ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔

(۷)۔ اقتراب الساعۃ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ

(۸)۔ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۳۲۔

(۹)۔ شیعہ اصحاب کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۸۵۔ اکمال الدین صفحہ ۳۸۹

(مندرجہ بالا حوالہ جات محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی احمدیہ پاکٹ بک مطبوعہ ۱۹۳۸ء اور محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کی کتاب رمضان المبارک کی اہمیت و عظمت پر دو آسمانی گواہ چاند اور سورج گرہن شائع کردہ شعبہ نشر و اشاعت جماعت احمدیہ حیدرآباد سے لئے گئے ہیں)۔

حضرت شیخ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ جو نواح دہلی کے رہنے والے تھے اور ہندوستان کے ولیوں میں ان کا شمار ہے ان کا زمانہ ۵۶۰ھ اُن کے دیوان کے حوالے سے بتایا گیا ہے وہ اپنے فارسی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

مہدی وقت عیسیٰ دوراں

ہر دو را شہسوار مے بینم

ماہ را رو سیاہ مے بینم

مہر را دل فگار مے بینم

۱۔ یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسیٰ بھی دونوں صفات کا حامل ہوگا۔

۲۔ یعنی میں چاند اور سورج کو گرہن زدہ دیکھتا ہوں۔

اہل حدیث بزرگ مولانا مولوی حافظ محمد بن مولانا بارک اللہ لکھوکے نے اپنی کتاب احوال الآخرۃ میں یہ شعر لکھا:۔

تیرھویں چن ستیھویں سورج گرہن ہوسی

اس سالے اندر ماہ رمضانے لکھیا ایہہ اک روایت والے۔

(چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت مصنفہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد صفحہ ۱۳۲)

اس شعر میں چاند گرہن کی تاریخ ۱۳ رمضان اور سورج گرہن کی تاریخ ۲۷ رمضان بتائی گئی ہے۔ آگے وضاحت کی جائیگی کہ حدیث شریف اور قانونِ نیچر کی روشنی میں یہ تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ بنتی ہیں۔

اس حدیث کی زبردست تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں قرب قیامت کے بیان میں گرہن کا ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

فاذا برق البصر۔ وخسف القمر۔ وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المفر۔

(سورۃ قیامۃ آیت ۸ تا ۱۱)

یعنی پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا۔ اور سورج چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

چونکہ آنے والے موعود کی آمد آخری زمانہ میں بتائی گئی ہے۔ اس لئے قرآن کریم سے بھی مذکورہ الا حدیث کی تائید ملتی ہے۔ گویا اس پیشگوئی کا اصل قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور تفصیل حدیث شریف میں موجود ہے۔

انجیل میں بھی آتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی آمد کی نشانیوں میں سے ایک یہ علامت بھی بتائی ہے کہ اس وقت "سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا"

(متی باب ۲۴ آیت ۲۹)

مہابھارت سوردا س میں ہے یہ پیشگوئی لکھی ہے کہ کلکی اوتار کے ظاہر ہونے پر سورج اور چاند کو گرہن لگے گا۔ ... اسی ... کرایہ کا ... چندر سورج کو راہو گرسے ... یعنی سورج اور چاند کو گرہن لگے گا مارا ماری اور اموات بہت ہوگی۔ ... سکھ مذہب کی مقدس کتاب سری گرو گرنتھ جی آدر میں لکھا ہے کہ:۔

...لے جھیلن سبل طن گت نہ بھیلن کا بن کو رہ نہہ کھلا بیجے ڈنک چڑھو دل کروتو جیو

لعات جی صاحب فرماتے ہیں کہ مہاراجہ نے راجہ بل کو چھان کیا اور یا پیوں کا ناش کیا اور بھگتوں کو سرسبز کیا اور مہاراج جی ... کلنک ہو کر تشریف لادیں گے تو اُس وقت روی (سورج) اور (اندر) چاند اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعنی اُس کے لئے گواہی دیں گے۔

مندرجہ بالا دو حوالے محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی کی کتاب مصلح آخر زماں سے لیئے گئے ہیں (شائع کردہ نظارت دعوت وتبلیغ قادیان) الغرض دوسرے مذاہب کی کتابوں میں بھی سورج اور چاند کے نشان کا ذکر پایا جاتا ہے۔ دارقطنی کی حدیث میں اس نشان کی بڑی وضاحت ہے جس کا ذکر اب میں کرتا ہوں۔

نشان کسوف وخسوف قانونِ قدرت کی روشنی میں

سورج گرہن اور چاند گرہن کا قانونِ نیچر سے تعلق ہے۔ قرآن مجید نے قانونِ نیچر کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔ لہذا سورج گرہن چاند گرہن کے تعلق سے قانونِ نیچر کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے اس سے حدیث شریف کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ سورج چاند اور زمین کے نظام سے سورج گرہن اور چاند گرہن کا تعلق ہے۔ قرآن مجید نے انتہائی حسین انداز میں سورج چاند اور زمین کے نظام کا ذکر فرمایا ہے سورہ یٰسٓ کے وسط میں قرآن مجید کی یہ آیات آتی ہیں:۔ سبحان الذی خلق الازواج کلھا مما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمون

وآیۃ لھم الیل نسلخ منہ النھار فاذا ھم مظلمون والشمس تجری لمستقر لھا ذالک تقدیر العزیز العلیم۔ والقمر قدرنٰہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم۔ لاالشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا الیل سابق النھار وکل فی فلک یسبحون

(سورہ یٰسٓ آیت ۳۷ تا ۴۱)

ترجمہ:۔ از تفسیر صغیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ:۔

پاک ہے وہ ذات جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔ ان میں سے بھی جن کو زمین اگاتی ہے۔ اور خود اُن کی جانوں میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کو وہ نہیں جانتے اور ان کے لئے رات بھی ایک بڑا نشان ہے جس میں سے کھینچ کر ہم دن نکال دیتے ہیں جس کے بعد وہ اچانک اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ اور سورج ایک مقررہ منزل کی طرف چلا جا رہا ہے۔ یہ غالب اور علم والے خدا کا مقرر کردہ قانون ہے اور چاند کو دیکھو کہ ہم نے اس کے لئے بھی منزلیں مقرر کر چھوڑی ہیں یہاں تک کہ وہ ان منزلوں پر چلتے چلتے ایک پرانی شاخ کے مشابہ ہو کر پھر لوٹ آتا ہے۔ نہ تو سورج کو طاقت ہے کہ وہ اپنے سال کے دورہ میں کسی وقت چاند کے قریب جا پہنچے (کیونکہ اگر ایسا ہو تو سارا نظام شمسی تباہ ہو جائے۔) اور نہ رات کو (یعنی چاند کو) طاقت ہے کہ وہ سابقت کرتے ہوئے دن کو (یعنی سورج کو) پکڑ لے بلکہ یہ سب کے سب ایک مقررہ راستہ پر نہایت سہولت سے چلتے چلے جاتے ہیں۔"

میں نے پانچ آیات کی تلاوت کی ہے۔ پہلی آیت میں یہ عظیم الشان بنیادی حقیقت بیان ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جوڑے پیدا کئے ہیں۔

دوسری آیت میں رات اور دن کا ذکر ہے جو زمین کی حرکت کا نتیجہ ہے۔ تیسری آیت میں سورج کی حرکت کا ذکر ہے چوتھی آیت میں چاند کی حرکت کا ذکر ہے اور پانچویں آیت میں سورج اور چاند اور رات دن کا اکٹھے ذکر ہے۔ مشاہدات اور سائنس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین اور چاند ایک دوسرے کے گرد گھومتے ہیں اور ایک مہینہ میں ایک چکر پورا کرتے ہیں زمین اور چاند کا جوڑا سورج کے گرد گھومتا ہے اور ایک چکر ایک سال میں پورا کرتا ہے۔ سورج اپنے تمام جوڑوں کو لئے ہوئے جن میں زمین اور چاند کا جوڑا بھی شامل ہے۔ مرکز کہکشاں کے گرد گھومتا ہے۔ اور ایک چکر کوئی بیس کروڑ سال میں پورا کرتا ہے۔ ہمارے سورج کی طرف بے شمار تارے کہکشاں میں چکر اپنے اپنے وقت میں لگا رہے ہیں۔

سبحان الذی خلق الازواج کلھا

جیسا کہ قرآن مجید نے بتایا ہے اور سائنس اس کی وضاحت کرتی ہے۔ سورج اور چاند اپنے حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتے۔ قانونِ نیچر کے ماتحت وہ حرکت کرتے ہیں اور قانونِ نیچر کے اصول کے مطابق سورج اور چاند گرہن لگتے ہیں۔ جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج کے آگے اس طرح آجاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے۔ اور جب زمین چاند اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ علم ہیئت کی اصطلاح میں چاند گرہن FULL MOON کے وقت ہوتا ہے۔ اور سورج گرہن NEW MOON کے وقت گرہن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سورج چاند اور زمین تینوں ایک لائن میں ہوں یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے کے گرد گھومنے کی سطح اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح میں کوئی پانچ ڈگری کا فرق ہے اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر مہینہ گرہن کی شرط پوری ہو جاتی اور سورج گرہن اور چاند گرہن ہر مہینہ ہوتے۔ لیکن اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو سکتے ہیں (جن میں سے چار یا پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں اور تین یا دو چاند گرہن ہوتے ہیں) اور کم سے کم دو گرہن ہو سکتے ہیں اور یہ دونوں ہی سورج گرہن ہوتے ہیں۔ سورج کی تعداد چاند گرہن سے زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن جب چاند کو گرہن لگتا ہے۔ تو وہ زیادہ وسیع علاقے سے نظر آتا ہے اور سورج گرہن کم علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہذا کسی معین جگہ سے چاند گرہن زیادہ نظر آتا ہے بنسبت سورج گرہن کے۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔ چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی چاند کی رفتار اول مہینہ میں تیز ہوتی ہے۔ اور کبھی مہینہ کے آخری حصہ میں تیز ہوتی ہے۔ سورج کے فاصلے اور رفتار میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ لیکن سب کچھ حساب سے ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ والشمس والقمر بحسبان فاصلہ اور رفتار میں کمی بیشی کا اثر گرہن کی تاریخوں پر پڑتا ہے۔ اور گرہن کے تاریخوں کے بھی حدود مقرر ہیں۔

ہیئت دان مہینہ کی ابتداء NEW MOON سے کرتے ہیں۔ جبکہ سورج اور چاند کے Longitud ایک ہوتے ہیں۔ اس وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ لیکن ہجری مہینہ کی ابتداء اس وقت سے ہوتی ہے جب چاند اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ اگر ہجری کیلنڈر کو استعمال کیا جائے تو چاند گرہن قمری مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ پیشگوئی میں یہ بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی اول رات میں ہوگا۔ اور سورج گرہن درمیان میں لہذا چاند گرہن کے لئے تیرھویں رمضان اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

اول لیلۃ سے مراد چاند کی تیرہویں تاریخ ہے نہ کہ پہلی تاریخ یہ اس طرح بھی ثابت ہے کہ حدیث شریف میں قمر کا لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ ہلال کا۔ پہلی دوسری اور تیسری تاریخ کا چاند عربی زبان میں ہلال کہلاتا ہے۔ چوتھی تاریخ سے آخر تک وہ قمر کہلاتا ہے۔

(اقرب الموارد جلد دوم)

حضرت امام مہدیؑ کی آمد اور پیشگوئی کا وقوع

حدیث شریف کی پیشگوئی کس طرح پوری ہوئی اب اس کا پس منظر پیش کرتا ہوں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی زندگی غیر معمولی تقویٰ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خدمتِ اسلام میں معروفیت کی تھی ۱۸۷۶ء سے لے کر تا آخر زندگی ۱۹۰۸ء تک طویل مدت آپ کو اللہ تعالیٰ سے الہامات پانے کا شرف حاصل رہا۔ ۱۸۸۲ء کو آپ کو ماموریت کا پہلا الہام ان الفاظ میں ہوا۔

یا احمد بارک اللہ فیک ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی۔ الرحمٰن علم القرآن۔ لتنذر قوما ما انذر اٰباءھم۔ ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل انی امرت وانا اول المؤمنین۔

(براہین احمدیہ حصہ سوم)

یعنی اے احمد! اللہ نے تجھے برکت دی ہے۔ پس جو وار تُو نے دین کی خدمت میں چلایا ہے وہ تُو نے نہیں چلایا بلکہ دراصل خدا نے چلایا ہے۔ خدا نے تجھے قرآن کا علم عطا کیا ہے تاکہ تو اُن لوگوں کو ہوشیار کرے جن کے باپ دادے ہوشیار نہیں کئے گئے اور تا مجرموں کا راستہ واضح ہو جاوے۔ لوگوں سے کہدے کہ مجھے خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی آپ کو فرمایا۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔ قل عندی شہادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ یعنی ان کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اس کو مانو گے یا نہیں۔ پھر اُن کو کہدے کہ میرے پاس خدا کی ایک گواہی ہے کیا تم اُس کو قبول کرو گے یا نہیں

یہ الہامات آپ نے اپنی عظیم الشان تصنیف براہین احمدیہ میں شائع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں آپ نے چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے حکم پانے کے بعد آپ نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ کے مقام پر پہلی بیعت لی اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی گئی۔

حضرت الحاج حافظ مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ جو آپ کے وصال کے بعد آپ کے پہلے خلیفہ بنے نے سب سے پہلے بیعت کی۔ پہلے روز چالیس افراد نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہر ایک نے اقرار کیا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس وقت تک آپ کا دعویٰ صرف مجددیت کا تھا۔ ۱۸۹۰ء کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے آپ پر الہاماً ظاہر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور ان کے دوبارہ آنے کا وعدہ ایک مثیل کے ذریعہ پورا ہونا تھا۔ اور وہ مثیل آپ ہی ہیں۔ چنانچہ جو الہامات اس بارے میں آپ کو ہوئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ۔

" مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۸۵ تا صفحہ ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ سے یہ انکشاف پانے کے بعد ۱۸۹۱ء میں آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی موعود ہیں جن کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ مقدر ہے۔ آپ نے اپنے دعویٰ کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دلائل بھی پیش فرمائے اور آپ نے کتابیں فتح اسلام۔ توضیح مرام اور ازالہ اوہام شائع فرمائیں لیکن وقت کے علماء نے آپ کو جھٹلایا اور آپ کو ملحد اور کافر اور دجال کہا نعوذ باللہ۔ آپ کی شدید ترین مخالفت کی گئی۔

اپنی کتاب نورالحق حصہ اول میں جو آپ نے عربی زبان میں تحریر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزانہ رنگ میں آپ دعا کرتے ہیں جس کے چند الفاظ یہ ہیں۔

" اے خدا! کیا میں تیری طرف سے نہیں اس وقت لعنت و تکفیر کی کثرت ہو گئی۔ فافتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین۔ اے خدا تو آسمان سے میرے لئے نصرت نازل فرما اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی مدد کیلئے آ۔ میں کمزوروں اور ذلیلوں کی طرح ہو گیا۔ اور قوم نے مجھے دھتکار دیا اور مورد ملامت بنایا پس تو میری ایسی نصرت فرما جیسی تو نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بدر کے دن فرمائی۔ واحفظنا یا خیر الحافظین انک انت الرب الرحیم۔ کتبت علی نفسک الرحمۃ فاجعل لنا حظاً منها وارنا النصرۃ و ارحمنا و تب علینا وانت ارحم الراحمین۔"

(روحانی خزائن جلد ہشتم صفحہ ۲ بحوالہ نورالحق حصہ اول)

جو اعتراضات آپ پر کئے گئے ان میں یہ اعتراض بھی تھا کہ سورج گرہن چاند گرہن کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے وہ پوری نہیں ہوئی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ نشان آسمانی دکھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء میں رمضان المبارک کی مقرر کردہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳ رمضان کی ابتدائی رات ۲۱ مارچ کو ہوا۔ اور سورج گرہن ۲۸ رمضان بروز جمعہ ۶ اپریل کو ہوا ۱۸۹۴ء کی جنتری کے علاوہ گرہن کا ذکر اخبار آزاد اور CIVIL AND MILITARY GAZETTE میں بھی ہوا۔ PROFESSOR T.R. VON OPPOLZER کی کتاب CANON OF ECLIPSES میں ۱۲۰۸ B.C سے لیکر ۲۱۶۱ A.C کے گرہنوں کی انگریزی تاریخیں دی گئی ہیں۔ اس کتاب سے بھی مذکورہ بالا تاریخوں کی تصدیق ملتی ہے۔ یہ کتاب عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے شعبہ ہیئت کی لائبریری میں موجود ہے۔ ۱۸۹۴ء NAUTICAL ALMANAC, LONDON کے سے بھی تصدیق حاصل کی جا سکتی ہے الحمد للہ

۱۳۱۱ھ کے رمضان کے ۱۸۹۴ء گرہنوں کے خصوصیات

اس نشان کے ظاہر ہونے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب نورالحق حصہ دوم تحریر فرمائی جس میں آپ نے بیان فرمایا کہ اس نشان سے ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ آپ نے اپنے الہام کی روشنی میں یہ وضاحت فرمائی کہ حدیث شریف میں اول لیلۃ کے جو الفاظ آتے ہیں اس سے مراد چاند گرہن کی پہلی رات یعنی ۱۳ رمضان کی رات ہے اور فی النصف منہ کے جو الفاظ آتے ہیں اس سے مراد سورج گرہن کا درمیانی دن یعنی ۲۸ رمضان ہے۔ چنانچہ گرہن انہی تاریخوں میں ہوئے نیز آپ نے اپنی کتاب میں یہ ایمان افروز بات بھی بیان کی کہ پیشگوئی کے اول اور نصف کے الفاظ دو طرح سے پورے ہوئے۔ ایک تاریخوں کے لحاظ سے اور دوسرے وقت کے لحاظ سے۔ وقت کے لحاظ سے اس طرح پورے ہوئے کہ چاند گرہن قادیان میں اول رات یعنی رات کے شروع ہوتے ہی ہو گیا اور سورج گرہن قادیان میں دوپہر سے پہلے ہوا CALCUTTA STANDARD TIME کے مطابق ہندوستان میں چاند گرہن شام ۷ بجے اور ۹ بجے کے درمیان ہوا۔ اور سورج گرہن صبح ۹ بجے اور ۱۱ بجے کے درمیان۔

(الفضل ۱۷-۸-۱۹۷۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" پس تاویل صحیح اور معنے حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان میں ہوگا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا۔ اور ایام بیض کو تو جانتا ہے حاجت بیان نہیں اور ساتھ اس کے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی رات میں ہوگا۔ تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائے گا۔ نہ یہ کہ کچھ وقت گزر کر ہو جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا۔ اور بہتوں نے اس ملک کے لوگوں میں سے دیکھا۔"

(نورالحق حصہ دوم)

سورج گرہن کے نصف میں ہونے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

" یہ قول کہ سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سورج گرہن ایسے طور پر ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا۔ اور کسوف کے دنوں میں سے دوسرے دن کے نصف سے تجاوز نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہی نصف کی حد ہے۔ پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے۔ اس میں گرہن ہو۔ سو مطابق خبر واقع ہوا۔ اور خدا تعالیٰ بجز ایسے پسندیدہ لوگوں کے جن کو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے۔ کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جو خیر المرسلین ہے۔" (نورالحق حصہ دوم)

اس مضمون کے مطالعہ میں خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حوصلہ افزائی۔ توجہ اور دعائیں حاصل رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت اور برکت اور کامیابیوں کی لمبی عمر دے۔ دوران گفتگو خاکسار نے حضور اقدس سے عرض کیا تھا کہ فی النصف منہ کی پیشگوئی دو طرح سے پوری ہوئی ہے۔ تاریخ کے لحاظ سے بھی اور وقت کے لحاظ سے بھی۔ تو حضور نے فرمایا صرف دو طرح سے نہیں بلکہ تین طرح سے پوری ہوئی ہے۔ اس طرح سے بھی تو پوری ہوئی کہ زمین کے نصف کرہ نے دیکھا۔ نیز حضور اقدس نے فرمایا تھا کہ اس پیشگوئی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت دونوں ثابت ہوتے ہیں۔

ایک اور لطیف بات جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نورالحق حصہ دوم میں فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید نے چاند گرہن کے لئے تو خسف کا لفظ استعمال فرمایا ہے جو عام طور پر چاند گرہن کے لئے استعمال ہوتا ہے لیکن سورج گرہن کے لئے کسف کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے جو عام طور پر سورج گرہن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ سورج گرہن کے لئے جمع الشمس والقمر کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" قرآن نے کسوف کو کسوف کے لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادر الصور تھا اور اگر تو اس پر گواہی طلب کرتا ہے یا مشاہدہ

گزشتہ دنوں کو چاہتا ہے۔ پس اس سورج گرہن کی صورِ عجیبہ اور اشکالِ عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے پھر بھی اس بارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے۔ جو دو مشہور اور مقبول اخبار یعنی پائنیر (PIONEER) اور سول ملٹری گزٹ (CIVIL MILITARY GAZETTE) میں لکھی گئی ہے اور وہ دونوں پرچے ۱۸۹۴ء کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں۔"

(نور الحق حصہ دوم)

گرہنوں کے اقسام ہوتے ہیں۔ بعض گرہن خفیف ہوتے ہیں اور بعض نمایاں ہوتے ہیں PROFSSOR J.A. MITCHELL نے اپنی کتاب:۔ ECLIPSES OF THE SUN (COLUMBIA UNIVERSITY PRESS, NEW YORK, 5th EDITION 1951) PAGE 53 میں سورج گرہن کے چار اقسام کا ذکر کیا ہے۔

(1) PARTIAL (2) ANNULAR

(3) ANNULAR - TOTAL (4) TOTAL

PARTIAL گرہن میں سورج کا کچھ حصہ تاریک ہوتا ہے۔ ANNULAR گرہن میں سورج کا درمیانی حصہ تاریک ہوتا ہے۔ لیکن اطراف کا حصہ تاریک نہیں ہوتا۔ TOTAL گرہن میں سورج تمام کا تمام تاریک ہو جاتا ہے۔

ANNULAR - TOTAL جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ANNULAR اور TOTAL کے درمیان کی قسم ہے۔ یہ تیسری قسم کا گرہن سب سے زیادہ نایاب ہے۔ PROFASSER MITCHELL نے ماضی کے گرہنوں کے جائزہ لینے سے یہ استنباط کیا ہے۔ کہ اوسطاً صدی میں ۲۴۲ سورج گرہن ہوئے جس میں سے صرف دس اس تیسری قسم کے تھے۔ ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کا گرہن اسی تیسری قسم کا تھا۔ اس لئے وہ عام سورج گرہن سے مختلف تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرہ سے زیادہ حصہ سے زیادہ حصہ دیکھا جا سکتا ہے۔ لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جاتا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے۔ جہاں سمندر ہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے ۱۸۹۴ء کا سورج گرہن ایشیاء کے کئی مقامات سے دیکھا جا سکتا تھا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ جہاں پیشگوئی کے مصداق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجود تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ اس میں بھی حق کے طالبوں کے لئے نشان ہے کہ گرہن ہندوستان سے دیکھا جا سکتا تھا چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے بندگانِ خدا فکر کرو اور سوچو کہ کیا تمہارے نزدیک جائز ہے کہ مہدی تو بلادِ عرب اور شام میں پیدا ہو اور اس کا نشان ہمارے ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمتِ الٰہیہ نشان کو اس کے اہل سے جدا نہیں کرتی پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اس کا نشان مشرق میں ظاہر ہو۔ اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے۔ اگر تم طالبِ حق ہو۔"

(نور الحق حصہ دوم)

PROFESSOR OPP OLZER کی کتاب CANON OF ECLIPSES میں صرف نمایاں سورج گرہنوں کے مقامات کو نقشہ کے ذریعہ دکھایا گیا ہے ۱۸۹۴ء کے رمضان کا سورج گرہن چونکہ نمایاں قسم کا تھا اس لئے اس کے TRACK کو پروفیسر OPP OLZER نے MAP سے بتایا ہے۔ اس کتاب کے CHART 148 میں اس سورج گرہن کے راستہ کی نشان دہی کی گئی ہے ۱۸۹۴ء کے NAUTICAL ALMANAC LONDON میں بھی اس سورج گرہن کے راستہ کو MAP سے بتایا گیا ہے۔ دونوں کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سورج گرہن کا راستہ ہندوستان میں سے گزرتا ہے الحمد للہ

(باقی)

ولادت:۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ ۱۵/۱۲/۸۶ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "عطاء النصیر ذوالرق" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش کا نواسہ ہے۔ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت و سلامتی اور نومولود کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

خاکسار: جاوید اقبال اختر چیمہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

تلقینِ دعوت الی اللہ

پیشگوئی مخبرِ صادق کی پوری ہو گئی — بعثتِ مہدی ہوئی احیاءِ ملت کیلئے
سرورِ کونین کا فرزند اور بطلِ جلیل — آگیا دینِ محمد کی حفاظت کے لئے
دامنِ مہدی سے وابستہ ہوئے تو خوش نصیب — ہیں وہی مامور اب دیں کی اشاعت کیلئے
اُخرجت للناس کا اطلاق ہم پہ ہو گیا — چن لیا ہم کو خدا نے عونِ دعوت کیلئے
باندھ لو اب بھی کمر جو دین کے انصار ہو — مال و جاں قربان کرو حق و صداقت کیلئے
استقامت کی کرامت کا جہاں خواہاں ہے — منتخب تم ہی ہوئے ہو اس کرامت کیلئے
دعوتِ ہر اسود و احمر تمہارا کام ہے — جا پہنچ جانا پڑے جس جا بھی دعوت کیلئے
بستی بستی میں کہو جاء المسیح جاء المسیح" — لیے دامن میں شفا بیمار ملت کیلئے

تم کو حاصل ہے امامت طاہرِ محمودؒ کی
وقف رکھو راحتیں دن دیں کی اشاعت کیلئے

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج — جو اثر پیدا ہوا ہے دینِ فطرت کیلئے
اے خدا عاجز کو بھی تو بخش وہ جوشِ تبلیغ — عمر بھر کوشاں رہوں میں حق کی دعوت کیلئے

دعوتِ حق کا ثمر شبیر ہے فتحِ مبین
سر تا پا داعی ہو حق و صداقت کیلئے۔

(شبیر احمد واقف زندگی تحریک جدید ربوہ)

یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ

(الہام: حقیقت الوحی ص ۹۹)

سلام اے مہدیٔ موعود! تیری شان بالا ہے
تو ہی سرخیلِ عشاقِ رہِ سرکارِ والا ہے
تو ہی شانہ گرِ گیسوئے دینِ نازشِ بطحیٰ ہے
تو ہی مدحت گرِ روئے حبیبِ ربِّ اعلیٰ ہے
تو ظلِّ حضرتِ خیر الرسلؐ ہے، شان سے تو نے
اندھیری رات میں امت کو ظلمت سے نکالا ہے
ترا آقا شفیع المذنبینؐ، وہ ساقیٔ کوثرؐ
نبیؐ الانبیاءؐ، شاہِ دو عالم، کملی والا ہے
تری تقریر راکٹ کرنے والی ہر خائف کو
تری تحریر میں حکمت، براہین و اجالا ہے
ترا اسوہ منارِ رہنمائی اہلِ تقویٰ کو
تری ہستی نشانِ ہستیٔ باری تعالیٰ ہے
ترا جامِ محبت زندگانی بخشنے والا!
حیاتِ جاودانی سے بھرا عرفاں کا پیالا ہے
محبت، آشتی اور امن عالم کا حسیں جھنڈا
خوشا! گھمسان کے ہر معرکہ میں خود سنبھالا ہے
ترا ہر گام رحمت ہے، ہر اک اقدام عظمت ہے
سکوت و قول شفقت، پُرا ثر ہے اور نرالا ہے
خدا ساتھی ہے تیرا اور تیری پاک عزت کا
وہ ہے اس کا بھی ساتھی جو محبت کرنے والا ہے
مقامِ شکر ہے تیری محبت دل کی راحت ہے
یہی ہر درد کا درماں، ہر شک کا ازالہ ہے
ترا ہر پیر و محبت کیش، خادم نوعِ انساں کا
بہادر، بے شکوہ و با ہنر، خوش گو، جیالا ہے
خوشا! داعی الی اللہ شیفتہ تیری محبت کا
فدائے احمدیت کوئی گورا ہے کہ کالا ہے
سلام اے مہدیٔ موعود! تیرا بول بالا ہے

خاکسار: عبدالرحیم راٹھور

یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۳ مارچ ۱۹۸۸ء کو ریڈیو فیجی سے نشریہ

مکرم عبد العزیز صاحب شاہد قائمقام امیر و مشنری انچارج کی تقریر

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار
قوم کے لوگو ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیا بیٹھے ہو تم لیل و نہار
میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

سامعین کرام!
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

۲۳ مارچ کا دن اسلام و احمدیت کی تاریخ میں عظیم الشان اہمیت رکھتا ہے اور تمام دنیا میں بسنے والے احمدی اپنی اپنی جگہ پر اس دن کو پوری عقیدت اور شان سے مناتے ہیں۔ اس لئے کہ آج سے ٹھیک ۹۸ سال قبل یعنی ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام (جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود اور ترقی و غلبۂ اسلام کے لئے مبعوث فرمایا تھا) نے خاص اذن الٰہی کے ماتحت شہر لدھیانہ (ہندوستان) میں بیعت لینے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ اور اس سے پہلے یہ اعلان شائع کیا کہ:۔

"میں اس جگہ ایک اور پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدارانہ زندگی کو چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انہیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں ان کا غمخوار ہونگا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالیٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان تیار ہوں......"

پہلے دن جب حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی تو بیعت کے الفاظ یہ تھے:۔

"آج میں احمدؑ کے ہاتھ پر اپنے تمام ان گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں مبتلا تھا اور سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھوں گا۔"

سامعین کرام! حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ آسمانی آواز بلند ہو کر تمام دنیا میں پھیل گئی اور اکنافِ عالم میں بسنے والی ہر مکتبہ فکر کی سعید روحوں نے اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق مسیح الزمان و مہدی دوران علیہ السلام کی بیعت کی تب سے یہ روحانی سلسلہ ہزاروں روکوں اور مخالفتوں کے باوجود خدائی وعدہ کے مطابق دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ اور حضور علیہ السلام کا یہ الہام کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

الحمد للہ تعالیٰ پوری شان کے ساتھ جزائر فیجی کے گوشے گوشے میں پورا ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ ؎

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

پیارے بھائیو اور بہنو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ......کوئی مرتبہ شرف اور کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔"

"ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔"

نیز فرماتے ہیں:۔

"مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ اور "لکن رسول اللہ و خاتم النبیین" پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہو گا۔"

اسی طرح آپؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

سامعین کرام! یہ روح پرور کلمات ہیں ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی دوراں علیہ السلام کے جن کے جسم کے ہر ذرّے میں اپنے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عشق رچا ہوا ہے اور جنہیں دورِ حاضر میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں مسیح الزمان بنا کر بھیجا ہے۔ اور اپنی غیر معمولی نصرتوں اور تائیدات سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور علیہ السلام کی متابعت میں اپنی رضا کی راہ پر چلائے اور اپنا پیارا بنائے۔ آمین۔ و آخر...... دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احادیث میں امام مہدی کا ذکر خیر

مدیر محترم ہفت روزہ لاہور کے نام محترم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر ربوہ کا مکتوب

محترم و مکرم جناب ثاقب زیروی صاحب،
ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور۔ لاہور!
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'
(بحوالہ "جنگ" جمعہ میگزین ۲۲ تا ۲۸ جنوری ۱۹۸۸ء ص ۱۹)

شیخوپورہ کے محمد امین اور ان کے ساتھیوں نے کالم "دینی مسائل" میں استفسار کیا ہے کہ۔ احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ چودھویں صدی ہجری میں دُنیا میں مبعوث ہوں گے اب تو پندرھویں صدی شروع ہو چکی ہے لیکن ان کا ظہور ابھی تک نہیں ہوا۔ وضاحت فرمائیں "

جواباً مولانا عبدالرحمٰن نے فرمایا ہے کہ "یہ بات صرف عوام میں مشہور ہے کسی بھی صحیح حدیث میں اس کا ذکر نہیں"

محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ ایک جید عالم دین کی حیثیت سے عرصہ ہوا اخبار "جنگ" میں مذہبی سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ جو عوام الناس کے لئے اکثر بہت مفید اور راہنمائی کا موجب ہوتے ہیں۔ اغلب امکان ہے کہ۔۔۔ مندرجہ بالا سوال کا جواب شاید وقت اور جگہ کی تنگی کے باعث (اس قدر) مختصر دیا گیا ہے۔

مگر چونکہ اس سے بہت سی غلط فہمیاں پھیلنے کا قوی امکان ہے۔ اس لئے (حسب استعداد علمی) اس پر قلم اُٹھانے کی مجبوراً جسارت ہو رہی ہے۔ اُمید ہے کہ ناگواری طبع کا باعث نہ ہو گی۔

حضرت امام مہدیؑ کے ظہور اور حضرت عیسیٰؑ کی آمد کا عقیدہ ساری اُمت مسلمہ میں بڑی اہمیت کا حامل رہا ہے اس لئے کہ ہمارے اس آخری زمانہ میں "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" اور اُمت مسلمہ کی ترقی کا سارا دارو مدار انہی سے وابستہ ہے چونکہ گزشتہ زمانہ کے نامور علمائے ربانی۔ مجتہدین۔ مفکرین۔ محدثین اور بزرگان کرام نے اُسے بڑے تواتر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس لحاظ سے اس عقیدہ پر اُمت کا اجماع رہا ہے۔ اور یہ عقیدہ کوئی بعد کی پیداوار نہیں بلکہ اسے بذات خود ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بیان فرمایا۔ تعمیت کے طور پر دُنیائے حدیث کی سب سے زیادہ صحیح اور مستند کتب صحاح ستہ جنہیں تمام مسلم مکاتب فکر اصح الکتب بعد کتاب اللہ (یعنی قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب مانتے ہیں کے چند حوالے پیش ہیں۔

۱۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب صحیح بخاری شریف میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ کہ ابن مریم تم میں حکم عدل ہو کر ضرور بہ ضرور نازل ہوں گے اُس وقت تمہارا کیا حال ہو گا۔ جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ تم میں سے ہی تمہارے امام ہوں گے "

(باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما)
(السلام جلد ۲ ص ۱۱ روایت ۲۸-۲۷-۳۲)

۲۔ حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "صحیح مسلم شریف" میں اس حدیث کو حضرت ابوہریرہؓ سے ہی بیان کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد ۲ ص ۹۱ - مطبوعہ الازہر مصر)

۳۔ حضرت امام ابن ماجہ القزوینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "سنن ابن ماجہ شریف" میں فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

" دن بدن سختی بڑھتی جائے گی اور لوگوں کے لئے روٹی کمانا مشکل ہو گا دُنیا میں انحطاط بڑھتا جائے گا۔ اور لوگوں میں بخیلی زیادہ ہوتی جائے گی۔ اور قیامت قائم نہیں ہو گی مگر بدترین لوگوں پر۔ اور عیسیٰؑ کے علاوہ کوئی مہدی نہیں ہے "

(جلد ۲ ص ۲۹۲)

پھر تحریر فرمایا۔۔۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آئے گا جب تم اُس کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا اگرچہ تمہیں اس کے لئے گھٹنوں کے بل برف پر ہی چل کر کیوں نہ جانا پڑے کیوں کہ وہ اللہ کا خلیفہ "مہدی" ہے "

(جلد ۲ ص ۱۳۳۱ - وسنن ابو داؤد جلد ۲ خروج المہدی)

۴۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "مسند احمد بن حنبل" میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وقت قریب ہے جو کوئی تم میں سے زندہ ہو۔ وہ عیسیٰ ابن مریم کا زمانہ پائے گا جو امام مہدی اور حکم عدل ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔ جو کوئی تم میں سے ان کا زمانہ پائے اُس پر لازم ہے کہ وہ انہیں میرا اسلام کہدے "

(جلد ۲ ص ۲۹۸)

۵۔ حضرت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "سنن ابو داؤد شریف" میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر سو سال کے سر پر ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمایا کریگا۔ جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کیا کرے گا " (جلد ۲۔ کتاب الملاحم)

اس حدیث کی صحت کے متعلق حضرت امام جلال الدین سیوطی اپنے رسالہ "تنبیہ" میں لکھتے ہیں کہ
"حفاظ حدیث نے عام طور پر اس حدیث کے صحیح ہونے پر اتفاق کیا ہے "

مندرجہ بالا احادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ امر بالبداہت واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کی پیش گوئی اصدق الصادقین، فخر المرسلین آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰؐ نے بذات خود فرمائی۔ روایان احادیث نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر صحابہ کرام ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے ہر فرد کو تاکید فرمائی ہے کہ

اگر وہ مہدی کا زمانہ پائے تو ضرور بہ ضرور اُس کی بیعت کرے اور انہیں میرا اسلام پہنچائے۔ خواہ اس راہ میں اس قدر مشکلات ہوں کہ برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل گھسٹ گھسٹ کر جانا پڑے۔
(صلی اللہ علیہ وسلم)

نیاز مند: محمد اسماعیل منیر
(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۲۴ فروری ۱۹۸۸ء)

افسوس مکرم مستری محمد یوسف صاحب آف مظفر نگر کھڈا وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جیسا کہ قبل ازیں تحریر کیا جا چکا ہے کہ مکرم مستری محمد یوسف صاحب ولد مکرم ولی محمد صاحب مورخہ ۱۹ ۸۸ء بروز جمعہ صبح آٹھ بجے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی روز بعد نماز مغرب احاطہ لنگر خانہ میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز قائمقام امیر مقامی نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دُعا کرائی۔۔۔۔ مرحوم ۱۹۰۶ء میں بمقام کھڈا ضلع مظفر نگر یوپی پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۵ء میں جبکہ آپ ملٹری میں ملازم تھے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم عبدالکریم صاحب ناصر آبادی درویش کے ذریعہ احمدیت سے متعارف ہوئے۔ ۱۹۴۶ء میں اچانک جلسہ سالانہ کا اشتہار دیکھ کر آپ قادیان آئے۔ یہاں آپ کو مزید تحقیق کا موقعہ ملا۔ اور مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء کو آپ نے بیعت کر لی۔ قبول احمدیت کی وجہ سے آپ کو بہت زیادہ تکالیف اور مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔ کچھ عرصہ بعد آپ ہجرت کر کے قادیان چلے آئے۔ اور یہاں معماری کو ذریعہ معاش بنایا۔۔۔ مرحوم باقاعدہ تہجد گزار، بکثرت تلاوت قرآن مجید کرنے والے۔ جھوٹ سے متنفر، پُر جوش تبلیغ، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ آپ کی پہلی بیوی سے تین لڑکے اور دوسری بیوی سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں آپ کی یادگار ہیں۔ جن میں سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کی شادی ہو چکی ہے۔۔۔ کچھ عرصہ سے آپ علم وقف جدید کے طور پر معلم کالیکی میں اچھے رنگ میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ اور اسی سلسلہ میں گھر سے چلے تھے کہ پیغام اجل آ گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ہمارا پیوند نہیں توڑ سکتی۔"
(انوار الاسلام)

دل اللہ تعالےٰ نے آپؑ کو وہ عطا کیا جو دُنیا کی کسی طاقت کے سامنے مرعوب ہونے والا نہ تھا۔ ؎

سخت جاں ہیں ہم کسی کے بغض کی پرواہ نہیں
دل قوی رکھتے ہیں ہم دردوں کی ہے ہم کو سہار

آپؑ نے خود ہی اعلیٰ استقامت اور صبر کا نمونہ نہیں دکھایا بلکہ اپنے فدائیوں، معتقدوں اور پیروکاروں میں بھی صبر و استقامت کی روح پیدا کر دی۔ صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہیدؓ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"دیکھو مولوی عبداللطیف صاحب شہید .... پتھروں سے مارے گئے۔ ایک گھنٹہ تک برابر ان پر پتھر برسائے گئے۔ حتیٰ کہ ان کا جسم پتھروں میں چھپ گیا۔ مگر انہوں نے اُف تک نہ کی۔ ایک چیخ تک نہ ماری۔ بلکہ ان کو اس ظالمانہ کاروائی سے پیشتر تین بار خود امیر نے اس امر سے توبہ کرنے کے واسطے کہا۔ اور وعدہ کیا کہ اگر تم توبہ کرو تو معاف کر دیا جاوے گا۔ اور پیشتر (پہلے) سے زیادہ عزت اور عہدہ عطا کیا جائے گا۔ مگر وہ تھا کہ خدا کو مقدم کیا۔ اور کسی دکھ کی جو خدا کے واسطے ان پر آنے والا تھا، پرواہ نہ کی۔ اور ثابت قدم رہ کر ایک نہایت عمدہ زندہ نمونہ اپنے کامل ایمان کا (اور غیر معمولی استقامت کا) چھوڑ گئے۔" رضی اللہ عنہ
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۴۲)

اسلام کے دفاع میں جو عدیم المثال جہاد آپ نے کیا اور جس استقلال اور استقامت کے ساتھ اس راہ پر گامزن رہے اس کا تذکرہ کئے بغیر ذکر حبیب کی تقریر مکمل نہیں ہوتی۔

حضرت اقدس نے ۸۰ سے زائد کتابیں لکھیں۔ اشتہارات دیگر تحریریں اس کے علاوہ ہیں۔ عمر پیر انتہائی تکلیف اور سخت علالت کے دوران بھی تصنیف سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ اور اپنے خدا داد مشن کو زندگی کے آخری لمحہ تک پوری استقامت کے ساتھ جاری رکھا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی روایت ہے کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں تشریف فرما تھے۔ ان آخری دنوں میں علالت کے باوجود پیغام صلح کتاب لکھنی شروع کی۔ قرب وفات کے الہامات تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ہو رہے تھے۔ لیکن اسلام کے دفاع میں اس مرد کامل نے تحریری جہاد بند نہیں کیا۔ وفات سے تین چار روز قبل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے خواب دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے صحابہ کی معیت میں تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں بی بی! اپنے ابّا جان کو جا کر کہو کہ ہم ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ خواب کی حالت میں وہ بھاگی بھاگی اوپر چوبارہ میں گئیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ ابا جان حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے کھڑے انتظار فرما رہے ہیں اور آپ کو بلاتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس وقت پیغام صلح تحریر فرما رہے تھے۔ اور آپ کے قلم کی سرسر کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ آپ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا۔ اور فرمایا۔ بیٹی حضور علیہ السلام سے عرض کریں "بس آیا"

۲۶ مئی کو حضورؑ کی وفات ہو گئی۔ گویا جس کام کی ابتداء کی تھی اور جس عظیم جہاد کا دفاع اسلام کے لئے آغاز کیا تھا، زندگی کے آخری لمحات تک پورے استقلال اور پوری استقامت کے ساتھ اُسے انجام تک پہنچایا۔

الغرض خدا کے مقبول مسیح اور محبوب مہدی حضرت احمد علیہ السلام کو نہایت صبر و استقلال اور پوری عزیمت اور استقامت کے ساتھ اپنے خدا داد مشن کی انجام دہی کے لئے جن غیر معمولی مشکلات اور مصائب میں سے گذرنا پڑا۔ اور جن خار دار جنگلوں اور جن پرخطر وادیوں کو طے کرنا پڑا، وہ آپ کی بابرکت زندگی کے ہر لمحہ سے ظاہر و عیاں ہے۔ آپ کی طرف سے ماموریت کا دعویٰ ہوتے ہی مخالفت کا ایسا طوفان اُٹھا کہ الحفیظ والاماں۔ مگر خدا کا برگزیدہ بندہ اللہ والا ہراساں نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کی حمد کے گیت گاتا ہوا آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ آپ کا دل اس یقین سے معمور رہا کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے اور میں اس کا برگزیدہ فرستادہ ہوں۔ وہی میری حفاظت کرے گا۔ ہر دکھ اور اذیت کو برداشت کیا۔ ہر تکلیف پر صبر کیا۔ اور پوری استقامت و استقلال کے ساتھ اپنے مشن کو جاری رکھا۔ جس پر آپ کے اشد ترین مخالف تک بھی پکار اُٹھے کہ مرزا صاحب جس مشن کو لے کر اُٹھے تھے، اس پر اپنی زندگی کے آخری دم تک مضبوط چٹان کی طرح قائم رہے۔ چنانچہ ایک آریہ رسالہ کے ایڈیٹر نے لکھا:-

"مرزا صاحب اپنے آخری دم تک اپنے مقصد پر ڈٹے رہے۔ اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔"
(رسالہ اندر۔ لاہور)

ایک عیسائی مصنف نے لکھا:-

"مرزا صاحب کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفوں کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی، یقیناً بہت قابلِ تعریف ہے۔"
(مسٹر ایچ والٹر)

ایک غیر احمدی مسلمان دانشور نے لکھا:-

"مرزا مرحوم نے مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔"
(کرزن گزٹ۔ دہلی)

آپؑ کا غیر معمولی صبر اور آپؑ کی غیر معمولی استقامت جو آپؑ سے ہر پرخطر گھڑی میں ظاہر ہوئی۔ بلا شک و شبہ اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ آپؑ خدا کے فرستادہ اور برحق مرسل تھے۔ اور اپنے بھیجنے والے خدا کی نصرت پر آپؑ کو کامل بھروسہ تھا۔ اور خدا کی مدد و تائید پر کامل یقین کہ جو پودا اس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے وہ اسے کبھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ آپ فرماتے ہیں:-

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

اے وہ شخص جو میری طرف غیظ و غضب اور غصہ سے بھرا ہوا سو خنجر لے کر بھاگا آتا ہے آسمانی باغباں سے ڈر کہ میں اس کے قوی ہاتھ کا لگایا ہوا پھل دینے والا پودا ہوں۔

پھر کس یقین و معرفت سے فرماتے ہیں ؎

سر سے میرے پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کرکے مجھ پہ وار

اے احمدی جماعت! آج کا دور بلا شک و شبہ ایک خطرناک اذیت اور تکلیف کا دور ہے۔ آپ کو خطرناک مشکلات کا سامنا ہے۔ ایسی مشکلات، ایسی بلا اور مصیبت اور دردناک تکالیف جن سے ایک دُنیا دار کا کلیجہ پگھل جاتا ہے۔ اور لغزش کھا کر وہ جادہ صداقت سے دُور جا گرتا ہے۔

مگر تمہیں مبارک ہو کہ اس تکلیف دہ اور پُرخطر دَور میں سے آپ کو گذرنا پڑ رہا ہے۔ تا کھرے اور کھوٹے میں فرق، پاک اور ناپاک میں تمیز ہو جائے۔ جس طرح خدا کے مقبول مہدی نے صبر و استقامت کے ذریعہ دلوں کو فتح کیا اور ایک سے وہ ایک کروڑ کی صورت میں نمودار ہوا۔ آج اس کے برحق اور محبوب خلیفہ طاہرؒ کے دَور میں اگر ہم نے ایسی ہی استقامت دکھائی اور ایسا ہی صبر کا نمونہ پیش کیا تو یقین جانیں کہ دشمن کے لئے سوائے ناکامی، نامرادی اور انتہائی ذلت اور رسوائی کے گڑھے کے کچھ نہ ہو گا۔ اور آپ کے لئے انجام کار فتح و کامرانی کی جنّت اسی دُنیا میں مقدر ہے۔ یہی خدا کی تقدیر ہے اور آسمانی فیصلہ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ۝

دوسری اور آخری قسط

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج ریاستہائے متحدہ امریکہ

بموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۸۷ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدائی وعدوں پر یقین اور تائید الٰہی پر ایسی بصیرت حاصل تھی کہ انتہائی خوف و پریشانی کی حالت میں جب دوسروں کا کلیجہ پھٹنے لگتا تھا اور ان پر خوف و اضطراب کی حالت طاری ہو جاتی۔ خدا کا مقبول مسیح اور محبوب مہدیؑ کوہِ وقار بن کر پوری استقامت کے ساتھ ایسی شان میں جلوہ گر ہوتا کہ خوف زدہ لوگوں کے لئے بھی موجب تسلّی بن جاتا۔

چنانچہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ روایت کرتے ہیں کہ جس دن سپرنٹنڈنٹ پولیس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی تلاشی کے لئے اچانک قادیان آیا۔ اور حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحبؓ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھاگے گئے۔ اور غلبۂ رقت کی وجہ سے بڑی مشکل کے ساتھ عرض کیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس وارنٹ گرفتاری کے ساتھ ہتھکڑیاں لئے کر آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت اپنی کتاب "نور القرآن" تصنیف فرما رہے تھے۔ سر اُٹھا کر مسکراتے ہوئے فرمایا:۔

"میر صاحب! لوگ دُنیا کی خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا کرتے ہیں۔ ہم سمجھیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رستہ میں لوہے کے کنگن پہن لئے۔"

پھر ذرا تامل کے ساتھ فرمایا:۔

"مگر ایسا نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ کی حکومت اپنے خاص مصالح رکھتی ہے۔ وہ اپنے خلفاء مامورین کے لئے اس قسم کی رسوائی پسند نہیں کرتا۔"

اللہ! اللہ!! کیا شان دلربائی ہے کہ ایک طرف اتنی قربانی کہ مسکراتے ہوئے خدا کے رستہ میں ہتھکڑی پہننے کے لئے تیار ہیں۔ اور دوسری طرف خدا کی نصرت پر ایسا بھروسہ کہ پولیس ہتھکڑی پاس لئے کر دروازے پر کھڑی ہے۔ اور کس وقار اور استقامت سے فرماتے ہیں کہ:۔

"ایسا نہیں ہوگا۔ میرا خدا مجھے اس رسوائی سے بچائے گا۔"

(الحکم جلد ۳ نمبر ۲۹ صفحہ ۲ بحوالہ ملفوظات جلد ۱)

★ لالہ چندو لعل کی عدالت میں گورداسپور میں مقدمہ تھا۔ اور مجسٹریٹ کی نیت ٹھیک نہ تھی۔ اور اس امر پر وہ تُلا ہوا تھا کہ حضور کی شان کے خلاف برتاؤ کرے۔ مختلف اطراف سے بھی اُسے کہا جا رہا تھا کہ اب شکار ہاتھ میں آیا ہے۔ جانے نہ پائے انہی دنوں آریوں نے گورداسپور میں جلسہ کیا۔ جس میں لالہ چندو لعل بھی شامل تھے۔ اس میں آریوں نے چندو لعل سے کہا کہ آپ جانتے ہیں مرزا صاحب ہمارے سخت دشمن ہیں۔ اور ہمارے لیڈر لیکھرام کے قاتل ہیں۔ اور اب وہ آپ کے ہاتھ میں شکار ہیں۔ اگر آپ نے اس شکار کو جانے دیا تو آپ قوم کے دشمن ہوں گے۔ اس پر مجسٹریٹ چندو لعل نے کہا میرا تو پہلے سے یہ خیال ہے کہ نہ صرف مرزا صاحب بلکہ اس مقدمہ میں جتنے بھی اس کے ساتھی اور گواہ ہیں سب کو جہنم میں پہنچا دوں۔ میں نے قصد کر لیا ہے کہ خواہ کچھ ہو اس پہلی پیشی میں ہی عدالتی کارروائی عمل میں لے آؤں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب گورداسپور مکان پر پہنچے تو الگ کمرے میں چارپائی پر جا بیٹھے۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں۔ حضور نے مجھے بلایا۔ حضور دونوں ہاتھوں سے سر کو سہارا دیئے ہوئے لیٹے تھے۔ مجھ سے فرمایا کہ سارا واقعہ سناؤں۔ میں نے واقعہ سنایا۔ حضور خاموشی سے سنتے رہے۔ جب میں شکار کے لفظ پر پہنچا حضرت اقدسؑ اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپ کی آنکھیں چمک اُٹھیں چہرہ سُرخ ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"میں اس کا شکار ہوں؟ میں شکار نہیں ہوں۔ میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے۔ ایسا کر کے تو دیکھے۔"

حضرت مولوی صاحبؓ نے بیان کیا کہ یہ الفاظ کہتے ہوئے حضورؑ کی آواز بلند ہو گئی۔ باہر کے لوگ بھی چونک اُٹھے۔ اس وقت واقعی آپؑ کی آنکھیں شیر کی آنکھوں کی طرح شعلہ کی مانند چمکنے لگیں۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"میں کیا کروں۔ میں نے تو خدا کے سامنے پیش کیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے کے لئے تیار ہوں۔ مگر وہ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں تجھے ہر ذلت سے بچاؤں گا۔ اور عزت کے ساتھ بری کروں گا۔"

ے

جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

یہ امر گناہ میں داخل ہے کہ انسان لوگوں کے تمسخر اور استہزاء سے ڈر کر حق کی آواز بلند نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر موقعہ پر پوری استقامت کے ساتھ حق کو پیش کیا۔ اور بلا خوف و خطر حق کی پیشکش کی۔ حضورؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا دل دیا تھا جو دُنیا کی کسی طاقت سے مرعوب ہو کر کتمان حق کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔

استقامت اور الٰہی وعدوں پر یقین کی ایک اور مثال دیکھئے جس موقف کو شروع سے پیش کیا۔ ساری زندگی، اس موقف پہ استقامت سے قائم رہے۔ کس تحدّی سے نشان نمائی کا اعلان کرتے ہیں:

چندو لعل مجسٹریٹ نے ایک دن عدالت میں لوگوں کا زیادہ ہجوم دیکھ کر عدالت کے کمرے سے باہر کھلے میدان میں عدالت کی کارروائی شروع کی۔

عدالت کی کارروائی کے دوران اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا "کیا آپ کو نشان نمائی کا دعویٰ ہے؟" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جواب میں فرمایا "ہاں خدا میرے ہاتھ پر نشان ظاہر فرماتا ہے۔" حضورؑ نے بڑے جوش اور غیرت کے ساتھ مزید فرمایا:۔

"جو نشان آپ چاہیں میں اس وقت دکھا سکتا ہوں۔"

مجسٹریٹ حضور کا یہ جواب سُن کر سنّاٹے میں آ گیا۔ اور اسے سامنے سے کسی مزید سوال کی جرأت نہیں ہوئی۔ اور حاضرین پر بھی اس کا خاص اثر ہوا۔

(اصحاب احمد جلد ۴ روایت صفحہ ۱۸۲)

پوری استقامت کے ساتھ آخر وقت تک آپؑ اس حق الیقین پہ قائم رہے کہ کوئی آپؑ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ آپؑ نے فرمایا:۔

"اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے۔ اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنی راہ لیں۔ تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں۔ اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں۔ اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں۔ تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھے کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں۔ اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔ کان کھول کر سنو! میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے، جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا۔ اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا۔ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا۔ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے۔ اور حاسد شرمندہ۔ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ ہوں۔ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم احسانات

از محترمہ سیدہ مقتدرۃ النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ سے قبل مسلمانوں کی حالت بلحاظ توحید کے گر چکی تھی اور اہلِ اسلام پر مصائب اور حوادث کی گھٹا چھائی ہوئی تھی۔ اسلام کی حالتِ زار کو دیکھ کر کئی لاکھ مسلمان اسے ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر عیسائی اور دہریہ بن چکے تھے۔ یہ وہ پُر آشوب دور تھا جب ہندوستان مذہبی مباحثات کی جولان گاہ بنا ہوا تھا، مسیحی مناد اور آریہ مذہب کے پرچارک اسلام پر چاروں طرف سے حملہ آور تھے مگر مسلمانوں کی طرف سے ان کا جو بھی جواب دیا جاتا تھا وہ ایسا کمزور اور بودا ہوتا تھا کہ خود مسلمان یہ کہنے لگ گئے تھے کہ اسلام اب چند روز کا مہمان ہے۔ بعض علمأ دین اسلام کی تائید کرنے کے بجائے برملا طور پر اس امر کا اعتراف کرنے لگ گئے تھے کہ نعوذ باللہ اسلام کے احکام چونکہ زمانۂ جاہلیت کے مناسب حال تھے اس لئے موجودہ زمانہ کی روشنی کے مطابق ان پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔

اندرونی مایوسی اور بیرونی حملوں کے اس مایوس کن دور میں اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نبوت کے احیاء اور زندگی کے ثبوت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپؑ کے ذریعہ اس عظیم الشان پیشگوئی کو کمال آب و تاب سے پورا کیا جو قرآن کریم میں بایں الفاظ موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:—

”هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ“

(توبہ رکوع ۵ و فتح رکوع ۴)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تا خدا تعالیٰ اس دین کو باقی تمام ادیان پر غالب کر کے دکھاوے۔

تجدید و احیاءِ دین کے اس جلیل القدر منصب پر فائز ہونے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک معرکۃ آرا کتاب ”براہین احمدیہ“ تالیف فرمائی جس میں آپؑ نے اسلام کی صداقت کے دلائل کو وضاحت سے بیان فرمایا اور دشمنانِ اسلام کو چیلنج دیا کہ اگر وہ ان دلائل کے بالمقابل اپنے مذہب میں پانچواں حصّہ دلائل بھی نکال دیں تو آپؑ انہیں دس ہزار روپیہ انعام کے طور پر دیں گے۔ لیکن کوئی بھی اس مدلل اور محکم کتاب کا جواب دینے کی ہمت نہ کر سکا۔ ”براہین احمدیہ“ کی تالیف کے بعد آپؑ نے اسلام کی صداقت و حقانیت کو آشکار کرنے کے لئے قریباً ۸۰ کتب تصنیف فرمائیں اور بے شمار اشتہارات شائع کئے جن کے نتیجہ میں مذہبی مباحثات اور معرکہ آرائی کا رنگ ہی بدل گیا اور وہ اسلام جو کچھ عرصہ پہلے انتہائی بے کسی اور بے بسی کی حالت سے دوچار تھا اپنی اصلی شکل میں آ گیا آپ نے دُنیا کے سامنے حقیقی اسلام کو پیش کیا اور ان اندرونی مفاسد و اختلافات کو دُور فرمایا جو مسلمانوں کی اپنی ہی غلطی سے اسلام میں پیدا ہو گئے تھے۔ مثلاً (۱) مسیح ناصریؑ کے متعلق مسلمانوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ خلاف سنّت اللہ بجسم عنصری آسمان پر چلے گئے اور موت سے محفوظ رہے۔ درآنحالیکہ نبیوں کے سردار سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیر خاک مدفون ہیں۔ (۲) یہ عقیدہ کہ مسیح ناصریؑ پرندے پیدا کرتے تھے۔ (۳) یہ کہ مسیح ناصریؑ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ (۴) یہ کہ مسیح ناصریؑ وہ بلند پایہ روحانی شخصیت ہیں کہ جب دجّال کا فتنہ رونما ہو گا جو بقول حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سارے فتنوں سے بڑا فتنہ ہے تو حضرت مسیحؑ کے سوا اور کسی شخص میں اس فتنے کو مٹانے کی طاقت نہ ہوگی، نہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ کسی اور نبی میں۔ چنانچہ اسی کام کے لئے ۱۹۰۰ سو سالی سے حضرت مسیح ناصری موت سے محفوظ نہ کئے گئے کیونکہ شاید خدا کو بھی ان جیسا کوئی اور مصلح بنانے کی طاقت نہ تھی۔ (۵) یہ عقیدہ کہ مسیح ناصریؑ کے سوا کوئی نبی مسِّ شیطان سے پاک نہیں نہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی اور۔ سب کبھی نہ کسی گناہ کے مرتکب ہوئے۔ گر نہیں ہوا تو صرف یہی مریم صدیقہ کا اکلوتا فرزند۔

یہ وہ پانچ خطرناک خیالات تھے جو مسلمانوں میں حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق پیدا ہو گئے تھے۔ جنہوں نے مسیحیت کو غیر معمولی تقویت دیدی تھی۔ الغرض اسلام پر غیر مذاہب کی طرف سے جتنے بھی حملے ہو رہے تھے ان میں سے اکثر خود مسلمانوں کے بگڑے ہوئے عقائد کا نتیجہ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام باطل عقائد کی اصلاح فرمائی جس سے مسلمانوں کی حالت سنور گئی اور ان کا ایمان تباہ ہونے سے بچ گیا۔ آپ نے ان مفاسد کو بھی دُور کیا جو خود غرض ملّاؤں نے اسلام میں داخل کر دیئے تھے۔ یعنی قبروں پر سجدہ کرنا۔ نیازیں چڑھانا اور اولیاء اللہ کو خدائی صفات سے متصف قرار دینا وغیرہ

آپؑ نے اپنے سلسلہ کا نام جماعت احمدیہ اس لئے رکھا کہ آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے ایک محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا احمدؐ۔ اسم احمدؐ جمالی نام تھا۔ جس میں یہ پیشن گوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں اُمت محمدیہ میں ایک ایسا جلیل القدر روحانی وجود ظاہر ہو گا جس کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات ظہور میں آئیں گے اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا تا لوگ اس نام کو سُنتے ہی سمجھ لیں گے کہ یہ فرقہ دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے آیا ہے۔ جیسا کہ سورۂ جمعہ میں کہا گیا کہ:—

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔

تمام محدّثین نے بالاتفاق تسلیم کیا ہے کہ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ مسیح موعود کی جماعت ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس جماعت کے مُعلم بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:—

”خدا کی مُہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ اُمتی ہے اور ایک پہلو سے نبی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی ص۹۲)

بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کے لئے مہر ہیں لیکن اس کا مطلب اگر یہ سمجھا جائے کہ اب اُمت محمدیہ میں کسی قسم کا نبی، نہیں آ سکتا تو آپؐ نبیوں کی مُہر کس طرح ہوئے اور یہ مُہر کس پر لگے گی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت قائم کی جو زمین کو دُنیا پر مقدم رکھتی ہے۔ اور ساری دُنیا میں تبلیغِ اسلام کا مقدس فریضہ انجام دے رہی ہے۔ آج دُنیا کا کوئی بڑا اعظم ایسا نہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے موجود نہ ہوں۔ مغربی اقوام جو کبھی وقت اسلام کو مٹانے کے درپے تھیں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کے ذریعہ رفتہ رفتہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو رہی ہیں۔ اور وہی اسلام جو کبھی دوسرے مذاہب کے ہاتھوں شکست پر شکست کھا رہا تھا اب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاؤں، علم کلام اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت کی والہانہ روز تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں دشمنوں کو ہر میدان میں نیچا دکھا رہا ہے اور اسلام کو ہر میدان میں ترقی و کامیابی سے ہمکنار کر رہا ہے جس کے لئے ہر درد مند دل رکھنے والا مسلمان مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ممنون احسان ہے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس عظیم احسان کے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ۞

دُنیائے احمدیت میں شہر لدھیانہ کی رُوحانی عظمت اور اہمیت

از مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ مقیم موسیٰ بنی مائنز (بہار)

سر سبز و شاداب صوبہ پنجاب (بھارت) کے شہروں میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا شہر "لدھیانہ" ہے۔ جس کی آبادی ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق چھ لاکھ سات ہزار باون نفوس پر مشتمل ہے۔ تجارتی اور صنعتی اعتبار سے بھی یہ شہر ہندوستان کے اہم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ مزید برآں دُنیائے احمدیت میں اس شہر کو ایک خاص روحانی تقدس اور عظمت بھی حاصل ہے۔ جو بصیرت کی نگاہ رکھنے والوں سے مستور نہیں۔

تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ولادت باسعادت ۱۸۳۵ء میں ہوئی۔ اور عجیب تصرف الٰہی ہے کہ ٹھیک اسی سال ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ولیم بنٹنگ کی ایماء پر پادری جے سی لوری نے لدھیانہ میں پنجاب کا پہلا عیسائی مشن بھی قائم کیا۔ بالفاظ دیگر ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جونہی پادری جے سی لوری "باب لُد" (یعنی لدھیانہ) تک پہنچے خدا تعالیٰ نے صلیبی مذہب کو پاش پاش کرنے کے لئے کاسر صلیب کو بھی پیدا کر دیا۔ اور یوں زہر کے ساتھ ہی اس کا تریاق بھی نمودار ہو گیا۔

لدھیانہ کو مردم خیز شہر بھی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت صوفی احمد جان لدھیانوی وہ واحد بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے اپنی روحانی بصیرت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت سے قبل ہی آپ کے منصب عالی کو پہچان لیا تھا اور جماعت احمدیہ کے قیام سے بہت پہلے آپ کی خدمت میں با ادب عرض کیا تھا کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اُدھر حضرت اقدسؑ کو بھی اُن کی سعادت مندی معلوم تھی جس کی بنا پر حضورؑ نے ایک دُعائیہ خط لکھ کر اس وقت اُن کے حوالے کیا جب موصوف حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔ اور فرمایا کہ میری طرف سے اسے حج بیت اللہ میں حرف بحرف پڑھنا چنانچہ ۹ ذی الحج ۱۳۰۳ھ کو عرفات کے میدان میں آپ نے ۲۰-۲۲ خدام کی معیت میں اس خط کے مندرجات پڑھ کر خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کی۔ اپنی سعادت مندی کے باعث موصوف کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے لدھیانہ شہر میں آپ ہی کے مکان میں سب سے پہلے بیعت کی۔ جس میں آپ [illegible] اختیار کیا۔ حالانکہ بیعت اولیٰ (۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء) سے بہت پہلے ۲۷ دسمبر ۱۸۸۵ء کو آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

اس شہر کو ایک امتیازی شرف یہ بھی حاصل ہے کہ یہاں خدا کے برگزیدہ مامور نے کئی بار قدم رنجہ فرمایا۔ اور اس زمین کو برکت عطا ہوئی۔ چنانچہ تاریخ احمدیت سے معلوم ہوتا ہے کہ :-

اوّل :- ۱۸۸۴ء کی پہلی سہ ماہی میں حضرت اقدس اپنے تین خدام حافظ حامد علی صاحب، مولوی جان محمد صاحب اور لالہ ملاوامل صاحب کے ساتھ لدھیانہ میں وارد ہوئے۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم ص۹۹)

دوم :- ۱۸۸۴ء میں ہی ۹ اکتوبر کو حضور دوبارہ لدھیانہ تشریف لے گئے۔ (ایضاً ص۵۶)

سوم :- ۱۸۸۵ء کے اواخر میں حضرت صوفی احمد جانؓ کی وفات پر حضور علیہ السلام تعزیت کے لئے بنفس نفیس لدھیانہ تشریف لے گئے۔ (ایضاً ص۹۸)

چہارم :- ۱۸۸۹ء کے اوائل میں حضور نہ صرف خود وہاں تشریف لے گئے بلکہ اپنے جملہ معتقدین کو بھی تحریک فرمائی کہ وہ بیعت کی غرض سے ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں جہاں ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو بیعت اولیٰ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ پس کیا ہی مبارک ہے یہ شہر جس میں مامور زمانہ کے ہاتھوں ایک مقدس روحانی جماعت کی داغ بیل رکھی گئی جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی زندگی کی ۹۹ بہاریں دیکھ کر آج ایک ایسا تناور درخت بن چکی ہے جس کی شاخیں دُنیا کے کناروں تک جا پہنچی ہیں۔ آج قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر اس قافلہ کے سالار ہیں۔ جن کی اولوالعزم اور بابرکت قیادت میں آئندہ سال حمد و شکر باری کے ساتھ صد سالہ احمدیہ جوبلی جشن منایا جا رہا ہے۔

پنجم :- تاسیس جماعت اور دعویٰ ماموریت کے بعد حضورؑ نے ۳ مارچ ۱۸۹۱ء کو لدھیانہ کا پانچواں سفر اختیار کیا۔

ششم :- اسی سال یعنی ۱۸۹۱ء کو اوائل جولائی میں حضورؑ چھٹی مرتبہ لدھیانہ تشریف لے گئے۔
(تاریخ احمدیت جلد دوم ص۲۲۳-۲۲۸)

ہفتم :- پھر اسی سال کے آواخر میں دہلی سے واپسی پر حضورؑ نے اپنے قیام لدھیانہ کے دوران وہاں ایک جلسہ عام میں خطاب فرمایا۔
(تاریخ احمدیت جلد دوم ص۲۶۸)

ہشتم :- ۱۸۹۲ء میں حضورؑ آٹھویں بار لدھیانہ تشریف لے گئے اور یہاں کے عرصہ قیام کے دوران آپؑ نے کتاب "نشان آسمانی" تصنیف فرمائی۔
(تاریخ احمدیت جلد دوم ص۲۹۴-۲۹۵)

نہم :- ۵ نومبر ۱۹۰۵ء کو دہلی سے واپسی پر بھی حضورؑ نے لدھیانہ میں ورود فرما ہو کر ایک پبلک جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ کے استقبال سے لے کر الوداع تک لدھیانہ کے لوگوں کا ہجوم اُمڈ اُمڈ کر آتا رہا۔ اور شاید یہی حضورؑ کا آخری سفر لدھیانہ تھا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ اس شہر کا چونکہ ایک اٹوٹ رشتہ ہے اس لئے حضورؑ کی وفات کے بعد بھی اس کی روحانی عظمت و اہمیت میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بلکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی باذن الٰہی اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرنے کے لئے جن شہروں کا انتخاب فرمایا اُن میں ایک شہر لدھیانہ بھی تھا۔ چنانچہ حضورؓ بطور مثیل مسیح موعود و مصلح موعود ۱۹۴۴ء میں وہاں تشریف لے گئے اور اہل لدھیانہ سے خطاب فرمایا۔ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعودؓ نے شہر لدھیانہ کی اسی عظمت کے پیش نظر ایک موقعہ پر ارشاد فرمایا کہ :-

"میرے نزدیک یہ نہایت اہم معاملہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ لدھیانہ کو باب لُد قرار دیا ہے جہاں دجال کے قتل کی پیشگوئی ہے۔ ایسے مقام کے لئے جہاں قادیان سے بیعت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے جماعت میں خاص احساس ہونا چاہیئے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے جب آپؑ سے بیعت لینے کی درخواست کی تو آپؑ نے فرمایا یہاں نہیں بیعت لی جائے گی۔ پھر لدھیانہ میں بیعت لی۔ وہاں کے پیر احمد جان صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے ہی فوت ہو گئے وہ اُن لوگوں میں سے تھے جن کو خدا نے دعویٰ سے پہلے ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا ہے

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقعہ پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ جن چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ بیعت لی تھی ان سب کے نام اس جگہ لکھ دیئے جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار صحابہؓ سے بیعت لی۔ ہمارے ہاں یہ رواج

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۷ کالم ۳ پر)

قادیان کی مرکزی مساجد میں ماہ رمضان المبارک کے دوران

درس قرآن، حدیث اور نماز تراویح و تہجد کا پروگرام

درس قرآن مجید

اسمائے مدرسین	یوم	اسماء سورۃ - تاریخ رمضان
۱۔ مکرم مولوی سید کلیم الدین احمد صاحب	متو یوم	فاتحہ تا آل عمران ۔ ۱ تا ۳
۲۔ ،، مولوی شیخ زین الدین صاحب حامد	،،	النساء تا انعام ۔ ۴ تا ۶
۳۔ ،، مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مدرس مدرسہ احمدیہ	،،	اعراف تا توبہ ۔ ۷ تا ۹
۴۔ ،، مولوی سید وسیم احمد صاحب تیماپوری	دو یوم	یونس تا یوسف ۔ ۱۰ تا ۱۱
۵۔ ،، قریشی محمد فضل اللہ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ	،،	رعد تا نحل ۔ ۱۲ (۱۲) ۱۳
۶۔ ،، مولوی محمد انعام صاحب غوری ،، ،،	سہ یوم	بنی اسرائیل تا مومنون ۱۴ تا ۱۷
۷۔ ،، مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ	،،	نور تا عنکبوت ۔ ۱۷ تا ۱۹
۸۔ ،، مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ	سہ یوم	الروم تا جاثیہ ۔ ۲۰ تا ۲۳
۹۔ ،، مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ	دو یوم	احقاف تا تحریم ۔ ۲۴ تا ۲۶
۱۰۔ ،، مولوی بشیر احمد صاحب طاہر ،، ،،	،،	ملک تا الناس ۔ ۲۷ تا ۲۹ رمضان

درس حدیث بعد نماز فجر مسجد مبارک

۱۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد یکم تا ۱۰ رمضان المبارک
۲۔ ،، محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (متبادل مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل) ۱۱ تا ۲۰ رمضان المبارک
۳۔ ،، مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ ۲۱ تا آخر رمضان المبارک

درس حدیث بعد نماز فجر مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری یکم تا ۱۰ رمضان المبارک
۲۔ ،، مولوی منیر احمد صاحب خادم ۱۱ تا ۲۰ ،، ،،
۳۔ ،، مولوی سید وسیم احمد صاحب تیماپوری ۲۱ تا آخر ،، (متبادل مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد)

نوٹ:۔ درس حدیث ہر دو مساجد میں پندرہ منٹ کے لئے ہوا کرے گا۔

نماز تراویح

بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی اور مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نماز تراویح پڑھایا کریں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رپورٹ لجنات اماء اللہ بھارت

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے تین ماہ (اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر) کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:۔
قادیان۔ دہلی۔ حیدرآباد۔ چنتہ کنٹہ۔ دوڈان۔ محبوب نگر۔ بنگلور۔ شموگہ۔ سورب۔ کالیکٹ۔
عثمان آباد۔ شاہجہانپور۔ کانپور۔ رشی نگر۔ خانپور ملکی۔ چنگاں۔ بدرک۔ بمبئی۔
مندرجہ ذیل ناصرات کی طرف سے تین ماہ (اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر) کی رپورٹ ملی ہے:۔
قادیان۔ دہلی۔ حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ شموگہ۔ مرکرہ۔ شاہجہانپور۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

دینی نصاب برائے امتحان مجالس انصار اللہ بھارت ۱۹۸۸ء

اور

اطفال الاحمدیہ کا انعامی دینی مقابلہ

سالِ رواں کے دوران مجلس انصار اللہ مرکزیہ زیر انتظام قیادت تعلیم درج ذیل نصاب کا امتحان لے رہی ہے جو ۲۸ اگست ۱۹۸۸ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ چونکہ اگلا سال صد سالہ احمدیہ جوبلی کا سال ہے۔ اس لئے انصار اللہ کے علاوہ جماعت احمدیہ کے تمام دوسرے احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس امتحان میں ثواب کی خاطر ضرور شامل ہوں۔

نیز زعماء کرام انصار اللہ، مبلغین کرام اور صدر صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے امتحان میں شامل ہونے والے افراد کے نام معہ ایڈریس دفتر انصار اللہ مرکزیہ قادیان کو جلد بھجوا کر مشکور فرماویں۔

دینی نصاب انصار اللہ معیار اول (تحریری)

۱۔ قرآن مجید باترجمہ۔ دوسرا پارہ (سیقول) ربع ثانی (سورۃ البقرہ آیت ۱۷۸ تا ۲۱۱) ۲۵ نمبر۔
۲۔ کتاب دینی معلومات کا بنیادی نصاب۔ صفحہ ۱ تا ۱۵۵ (باب دوم ختم) ۴۰ نمبر۔
۳۔ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ رسالہ فتح اسلام (تصنیف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ۳۵ نمبر

دینی نصاب انصار اللہ معیار دوم (زبانی برائے ناخواندہ ممبران)

۱۔ قرآن مجید باترجمہ پہلا پارہ۔ دوسرا ربع (سورۃ البقرہ کی آیات نمبر ۴۸ تا ۸۳) ۲۵ نمبر
۲۔ کتاب دینی معلومات کا بنیادی نصاب۔ صفحہ ۱ تا ۱۵۵ (باب دوم ختم) ۲۵ نمبر۔

مطالعہ کتب دوران سال ۱۹۸۸ء

ماہ جنوری و فروری = لیکچر سیالکوٹ
،، مارچ و اپریل = شہادۃ القرآن
،، مئی و جون = نشان آسمانی
،، جولائی و اگست = فتح اسلام
،، ستمبر و اکتوبر = آسمانی فیصلہ
،، نومبر و دسمبر = قرطاس ابیض حکومت (پاکستان) کے جوابات جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبات جمعہ میں دیئے ہیں۔

دینی نصاب برائے انعامی مقابلہ اطفال الاحمدیہ

۱۔ نماز باترجمہ ۲۔ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرنا۔
۳۔ قرآن مجید۔ آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں حفظ کرنا۔
۴۔ دین اسلام کے بنیادی عقائد۔ ۵۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی۔
۶۔ خلفائے راشدین کے مختصر حالات زندگی۔
۷۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختصر تاریخ اور احمدیت کی امتیازی شان
۸۔ خلفاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختصر حالات زندگی اور جاری فرمودہ تحاریک کا تعارف۔
۹۔ درثمین اور کلام محمود سے پندرہ پندرہ اشعار زبانی سنانا۔
۱۰۔ مقدس شہروں کا تعارف۔

اس سلسلہ میں قیادت تعلیم سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ ۱۹۸۸ء کے موقعہ پر ایک زبانی امتحان کا اہتمام کرے گی۔ جس میں اول، دوم و سوئم آنے والے اطفال کو حسب ذیل انعامات اور سند کامیابی دی جائے گی۔

انعام اول۔ ۷۵ روپے۔ انعام دوم۔ ۵۰ روپے۔ انعام سوئم۔ ۲۵ روپے۔

نوٹ:۔ دینی نصاب کے مطالعہ کے بعد جو سوال بھی آپ کے ذہن میں آئے۔ آپ کے دریافت فرمانے پر انشاء اللہ اس کا جواب آپ کو دیا جائے گا۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

(بقیہ صفحہ ۱۶)

نہیں رہا۔ یہ ارادہ ہے کہ جو دوست اس موقعہ پر وہاں جمع ہوں اُن سے پھر بیعت لی جائے اور اس طرح اس مقدس مقام سے برکت حاصل کی جائے۔"
(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۰۶)

جماعت احمدیہ کے آغاز سے گہری نسبت رکھنے کی وجہ سے چونکہ لدھیانہ شہر کو ایک خاص روحانی عظمت اور تقدس حاصل ہے اس لئے ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت ہی کی طرح اس شہر کا مستقبل بھی یقیناً بہت زیادہ روشن اور تابناک ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:۔

"دنیا دیکھے گی کہ یہ شہر انشاء اللہ تعالیٰ خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہوگا اور یہیں کام میں ممد و معاون بنے گا۔ میں خدا تعالیٰ سے یہی دعا کرتا ہوں اور اس کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ ضرور ایسا ہو کر رہے گا۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی

مطبوعات!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان نے خدام و اطفال کی علمی اور دینی معلومات کے لئے درج ذیل کتب شائع کی ہیں۔ جو احباب مزید خریدنا چاہیں وہ دفتر خدام الاحمدیہ قادیان سے رابطہ قائم فرمائیں۔

(۱) کامیابی کی راہیں حصّہ اوّل	قیمت	۱ ـ ۰۰	یہ چاروں کتب اطفال الاحمدیہ کی دینی معلومات کیلئے بے حد مفید ہیں اور اُن کے دینی نصاب کے طور پر مقرر ہیں۔ مکمل سیٹ کی قیمت مبلغ ۸/ روپے ہے۔
(۲) ؍؍ ؍؍ ؍؍ دوم	؍؍	۱ ـ ۵۰	
(۳) ؍؍ ؍؍ ؍؍ سوم	؍؍	۲ ـ ۰۰	
(۴) ؍؍ ؍؍ ؍؍ چہارم	؍؍	۳ ـ ۰۰	
(۵) رسول اللہ کی باتیں	؍؍	۲ ـ ۰۰	یہ کتاب پچاس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔
(۶) فریضۂ تبلیغ اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں	؍؍	۱ ـ ۲۵	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ولولہ انگیز خطاب
(۷) اہمیت نماز	؍؍	۰ ـ ۰۰	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ولولہ انگیز خطاب
(۸) کلامِ طاہر	؍؍	۳ ـ ۰۰	مجموعہ منظوم کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(۹) رحمۃ للعالمین اور رحمۃ للاطفال		۲ ـ ۵۰	حضرت محمد اسمٰعیل صاحب رض کی نہایت مفید کتاب ہے جو کہ بچوں کے لئے آسان زبان میں آنحضرت صلعم کے واقعات پر مشتمل ہے۔
(۱۰) درِّ عدن	؍؍	۵ ـ ۰۰	مجموعہ منظوم کلام حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا۔
مشکوٰۃ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر		۵ ـ ۰۰	سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک زندگی اور آپ کے دورِ خلافت کے عظیم کارناموں پر مشتمل نہایت خوبصورت دیدہ زیب اور باتصویر رسالہ ہے۔

نوٹ:- کسی بھی کتاب کے ۲۵ نسخے خریدنے پر ۲۰% رعایت دی جائے گی۔

شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE: 275475
RESI: 273903
CALCUTTA-700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE - 278203
CARDBOARD BOX MFG. CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO-6- GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONE OFFICE:- 6348179
RESI:- 529389

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

کراچی میں معیاری سونا کے زیورات تولنے اور خریدنے کے لئے تشریف لاویں۔

الرؤف جیولرز

۱۱۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی (فون نمبر ۔ 617096)

سب سے اہم سب سے زیادہ بنیادی اور مرکزی چیز نماز ہے۔
(ارشاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ)

AUTOWINGS,
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE 76360
74360

آٹو ونگس

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِيْ إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ {تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ:- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ براورس بستا کسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اُڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS

CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.- BALASORE (ORISSA)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کے سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE-670001, PHONE NO. 4498.

HEAD OFFICE - P.O. PAYANGADI-670303. (KERALA)
PHONE NO. 12.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SAIRA Traders,

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS.

SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002.

PHONE NO. 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس،

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

Regd. No P. GDP 3

Phone No. 35

The Weekly Badr QADIAN 143516

17 MARCH 1988

MASEEH-E-MAUOOD NUMBER

PRICE Rs 2.00

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 27-2185 CABLE : AUTOMOTIVE

دُعاؤں کے محتاج : ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور

Only Title Printed at HAMDARD PRINTING PRESS JALANDHAR